170

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 7۔ جون 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب زرعی یونیورسٹیاں 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب زرعی یونیورسٹیاں 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

171

7۔ مسودہ قانون پنجاب ٹیکنالوجی یونیورسٹی 2012

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب ٹیکنالوجی یونیورسٹی، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ مسودہ قانون پنجاب ریونیو اتھارٹی 2012

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب ریونیو اتھارٹی 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) (بندوبست و سپردگی) متروکہ وقف املاک پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (بندوبست و سپردگی) متروکہ وقف املاک پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

12۔ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2011، جیسا کہ سیلیکٹ کمیٹی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول 2012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول 2012 منظور کیا جائے۔

172

(سی) مسودات قانون پر دوبارہ غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011 (مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011 (مسودہ قانون نمبر 52 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011
(مسودہ قانون نمبر 49 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

174

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعرات،7۔جون2012

(یوم الخمیس،16۔رجب المرجب1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

سورۃ آل عِمرَان آیات 31تا32

(اے پیغمبرؐ لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (31) کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا(32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مورخہ 7۔ مئی 2012 کو منتخب ہونے والے ممبر اسمبلی سردار محمد خان لغاری پی پی۔245 ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لیں۔ اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب سردار محمد خان لغاری نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

مخدوم محمد ارتضیٰ: جناب سپیکر! ملنے کا بھی بتا دیں کہ حلف کے بعد ملنا بھی ہے۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کی جانب سے "چودھری پرویز الٰہی، زندہ باد"، "پاکستان مسلم لیگ، زندہ باد" اور "چودھری شجاعت حسین، زندہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! اب اگر آپ اپنی سیٹ پر جا کر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو فرمائیں۔

سردار محمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں 2002 میں بھی اس ایوان کا ممبر رہ چکا ہوں اور میڈیا کے ذریعے میں اس ایوان کی کارروائی دیکھتا رہتا تھا اور میں آپ کو اس بات کی یقین دہانی بھی کرانا چاہتا ہوں کہ اس عرصہ میں جب بھی میں آپ سے floor مانگوں گا آپ مجھ سے اچھے کی اُمید ہی رکھئے گا۔ تھوڑی سی بات میں یہ بھی کرنا چاہوں گا کہ جس پنجاب کو ہم نے چار سال پہلے الیکشن campaigns میں اور علاقے میں پھرنے کے دوران افسوس کے ساتھ مجھے نظر آیا کہ یہ وہ پنجاب نہیں ہے جو ہماری لیڈر شپ نے چھوڑا تھا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: چودھری پرویز الٰہی زندہ باد۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please let him talk.

سردار محمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے ڈیرہ غازی خان کے حلقے میں دو الیکشن تھے۔ دوسرے حلقہ میں میڈیا کے اوپر election day کی جو کارروائیاں آتی رہی ہیں وہ کسی سے چُھپی ہوئی نہیں ہیں۔ میں یہاں پر کسی کا نام نہیں لینا چاہوں گا، blame game نہیں کرنا چاہوں گا لیکن اگر آپ

پبلک کاmandateاس طرح چھینیں گے جس طرح D.S.P's, S.H.O'sاور پولیس نے اس الیکشن میں اس سیٹ پر چھینا ہے تو پبلک کا ایمان اس electoral processسے اٹھ جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران مسلم لیگ (ق) کی جانب سے "شیم، شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات صرف میرے یا آپ کے لئے نہیں ہے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر ممبر کو یہ بات سوچنی چاہئے کہ یہ ایوان کس کے لئے ہے؟ یہ ایوان پبلک کے لئے ہے اگر انہی کاmandateہم نے ان سے پولیس گردی سے چھیننا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس پورے processکا کوئی فائدہ ہے۔ میں آج صرف اتنی ہی بات کرنا چاہوں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ اس ایوان میں اور اچھی اچھی باتیں بھی ہوتی رہیں گی اور انشاء اللہ میں بھی اس میں ہر ممکن حد تک شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وقفہ سوالات سے پہلے؟ آپ کو پتا ہے بس مختصر رہئے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارےhon'able memberکے oath لینے کے بعد ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ایوان میں موجود جو پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں لاء منسٹر صاحب نے چند ایک کلمات کہے تھے اگر آپ اجازت دیں گے تو میں کہوں گاtraditionتو ہے لیکن اگر آپ اجازت دیں گے تو میں کہوں گا اور اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو نہیں کہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ میں وقفہ سوالات کے فوراً بعد آپ کو ٹائم دے دوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: چونکہ ابھی لغاری صاحب نے بات کی ہے تو میں ابھی تھوڑا سا وقت لینا چاہوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پہلے ہی اتنی دیر سے اجلاس شروع ہوا ہے، اب اگر ہمارے پارلیمانی لیڈر کو بات کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا تو ہم بھی کارروائی آگے نہیں چلنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں.Please let him talk جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں صرف چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ سردار محمد خان لغاری یہاں پر ایک political asset ثابت ہوں گے۔ میں ان کے والد محترم سردار

مقصود خان لغاری صاحب کے ساتھ 80 کی دہائی سے رہا ہوں اور میں نے ان کو district level اور provincial level پر بھی politically contribute کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے کوئی متنازعہ بات نہیں کروں گا اور ہماری جو duties ہیں میں صرف ان کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ سب لوگ جو یہاں پر elect ہو کر آتے ہیں اپنا mandate لے کر آتے ہیں۔ ہماری پارٹی کا role play کرنے کا جو منشور ہے ہم اسی پر قائم ہیں، ہم کسی کو دبانا چاہتے ہیں اور نہ کسی کے لئے ایسا کوئی ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں جب تک ہمارا سیاسی اور آئینی راستہ نہ روکا جائے۔ آج تک میں نے اس ایوان میں ساڑھے تین سال Opposition Leadership کرنے کے ساتھ اور میری پولیٹیکل پارٹی کے جو منتخب ساتھی خواتین و حضرات ہیں انہوں نے تمام political norms کو اور یہاں کے rules کو obey کیا ہے، نبھایا ہے اور آپ اس بات کے گواہ ہیں۔ ہم آپ کی Chair سے یہ توقع رکھتے ہیں، آپ Custodian of the House ہیں جب آپ یہاں پر تشریف فرما ہوں تو ہمارے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اپنے ماضی کو دُہراتے ہوئے میں، سردار محمد خان لغاری اور میری ٹیم اس صوبہ پنجاب کے عوام کے حقوق کے لئے آئین اور rules کے اندر رہتے ہوئے پوری جدوجہد کریں گے اور کوئی ایسی کسر اُٹھا نہیں چھوڑیں گے۔ ان ساڑھے چار سالوں میں جس صورتحال سے صوبہ پنجاب کے عوام دوچار ہیں ان کی بہتری کے لئے اپنی تجاویز دینا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہم اسی لئے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہم اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہیں گے اور اس کے لئے ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ بہت بہت شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں نے بہت اہم بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کو وقفہ سوالات کے بعد موقع دیا جائے گا۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! ایک منٹ دے دیں، میں نے اپنے حلقہ کے متعلق انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب والا!میں نے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ جنگلات سے ہی متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کسی ضمنی سوال میں اپنی بات کرلیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب والا!میری بات انتہائی ضروری ہے۔میرا حلقہ تحصیل کہوٹہ ہے اور وہاں پر تمام علاقے میں اس وقت آگ لگی ہوئی ہے کیونکہ جب جنگل کی کٹائی ہوتی ہے تواس کو cover up کرنے کے لئے وہاں پرآگ لگادی جاتی ہے۔پرسوں رات نو بجے میں وہاں پر ایک جنازے میں شرکت کے لئے گیاتو چاروں طرف وہاں پرآگ لگی ہوئی تھی اور چیف کنزرویٹو راجہ خالد جوکہ بہت اچھے آفیسر ہیں He is running from pillars to post لیکن due to lack of resources and lack of staff وہاں پر جتنے بھی جنگلی حیات ہیں جیسے مور، تیتر، درخت they are burning. پہلے یہ ہوتا تھاکہ وہاں پر جو villages تھے ان کو responsibility دی ہوتی تھی اور وہاں پر لوگوں کو daily wages پر in the fire season employ کیا جاتا تھا اور وہاں پر جو violation ہوتی تھی ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوتی تھی جس سے لوگوں کوڈر خوف ہوتا تھا۔میں یہ گزارش کروں گاکہ وزیر موصوف اور محکمہ فارسٹ کایہاں پر جتنابھی سٹاف بیٹھاہوا ہے They should take immediate action today.

جناب ڈپٹی سپیکر:یہ آپ کا اچھا point ہے۔وزیر موصوف صاحب!معزز ممبر وقفہ سوالات کے بعد آپ کو ملیں گے ان کے معاملے کو دیکھ لیں۔محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ:سوال نمبر4408ہے اس کا جواب پڑھاہوا تصور کیاجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اس سوال کا جواب پڑھاہوا تصور کیاجاتا ہے۔

لاہور چڑیا گھر کے لئے جناح باغ کی حاصل کی گئی اراضی کی تفصیلات

*4408: **محترمہ نگہت ناصر شیخ**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور چڑیا گھر سے متصل جناح باغ کی کل کتنی اراضی نیا چڑیا گھر بنانے کے لئے حاصل کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نیا چڑیا گھر بنانے کے لئے جناح باغ کی آٹھ کنال اراضی حاصل کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیا چڑیا گھر بنانے پر 6 کروڑ روپے لاگت آئے گی؟

(د) لاہور میں بنایا جانے والا چڑیا گھر کب تک مکمل ہو جائے گا نیز اس چڑیا گھر میں کون کون سے جانور رکھے جائیں گے اور اس پراجیکٹ میں شہریوں کی سہولیات کے لئے کیا کیا منصوبے رکھے گئے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بنایا جانے والا نیا چڑیا گھر رات کے وقت بھی کھلا رہے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) چڑیا گھر کی کچھ زمین 90 شاہراہ قائداعظم کی پارکنگ کے لئے لی گئی تھی جس کے متبادل کے طور پر باغ جناح کی 7 کنال اراضی چڑیا گھر کو دی گئی تھی یہ اراضی نئے چڑیا گھر بنانے کے لئے نہیں لی گئی تھی۔

(ب) جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ کوئی نیا چڑیا گھر نہیں بنایا جا رہا۔

(د) کوئی نیا چڑیا گھر نہیں بنایا جا رہا ہے البتہ جو اراضی باغ جناح سے لی گئی ہے اس پر فش ایکوریم کا منصوبہ زیر غور ہے۔

(ہ) رات کے وقت چڑیا گھر کھولنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب والا! اس سلسلے میں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ چڑیا گھر کی جو اراضی لی گئی تھی یہ کس سال میں لی گئی تھی کیونکہ میں نے 2009 میں سوال پوچھا تھا، جواب میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اراضی لے لی گئی ہے۔ اگر تو یہ اراضی پہلے لی گئی تھی تو پھر تین ساڑھے تین سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔

ایک تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ اراضی کب لی گئی تھی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ہ) میں کہا ہے کہ "ابھی تک منصوبہ زیر غور ہے۔" میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب تک وہ زمین کس مصرف میں رہی ہے اور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال کا جواب دینے سے پہلے میں چھوٹی سی دو وضاحتیں کرتا ہوں۔ نئے منتخب ممبر سردار محمد خان لغاری صاحب کو منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جہاں تک انہوں نے سابقہ دور کا موازنہ کیا ہے تو ہم فیلڈ میں رہے ہیں، اپوزیشن میں بھی رہے ہیں لیکن وہاں پر ہمارے حلقے تبدیل کر دیئے گئے اور پوری طاقت کے ساتھ ہمیں ہرانے کے لئے ہر اقدام کیا گیا۔ وہاں پر ٹی ایم اے، ڈسٹرکٹ کونسل میں بے تحاشا کرپشن ہوئی ہے اس کے تمام ثبوت موجود ہیں اور تمام زمینیں بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو devolve کر دی گئیں۔ اُس دور اور اِس دور کا کوئی موازنہ نہیں ہے۔ اس وقت تمام پالیسیاں شفاف طریقے سے چلائی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ humanly possible ہو سکتا ہے اس میں ہر ممکن improvement کی کوشش کی گئی ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ دوسرا سوال میرے بھائی نے مری کہوٹہ کے بارے میں کیا ہے۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس دور حکومت میں 36 ہزار ایکڑ زمین ناجائز قابضین سے مری کہوٹہ کے علاقہ سے retrieve کی گئی ہے اور 36 ہزار ایکڑ زمین کی demarcation کی گئی ہے اور اس میں سے 1330 ایکڑ زمین retrieve کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو انہوں نے point out کیا ہے اور خود فرمایا ہے کہ راجہ خالد ایک اچھے آفیسر ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ محکمہ فارسٹ میں اس وقت جتنے بھی لوگ ہیں سب اچھے ہوں گے لیکن میری نظر میں وہ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ راجہ خالد کی جس طرح سے repute ہے وہ hard working ہیں اور ان کو جو task دیا جاتا ہے اس پر پورا اُترنے کی وہ کوشش کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ میں محکمہ کے مسائل پر وقتاً فوقتاً discuss کرتا رہتا ہوں۔ معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت نے جہاں کہیں بھی اس قسم کی چیزیں چل رہی ہیں بڑی حد تک کوشش کی ہے کہ ان پر قابو پایا جائے۔ محکمہ فارسٹ چونکہ بہت بڑا محکمہ ہے ذرائع وہی ہیں میلوں لمبی نہریں ہیں وہاں پر بھی جنگلات ہیں، میلوں لمبی سڑکیں ہیں۔ اسی طرح ریلوے ہے وہاں پر بھی plantation ہے۔ اس میں پہلے اور ذرائع تھے اب مکینیکل ذرائع ہیں لوگوں کے پاس سواریاں ہیں، موٹر سائیکل ہیں، گاڑیاں ہیں۔

ان threats کو روکنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑے اقدامات کئے گئے ہیں۔ 1927 کا فارسٹ کا جو ایکٹ تھا اس میں ٹوٹل سزا پانچ سو روپے جرمانہ اور چھ ماہ قید ہے۔ موجودہ حکومت اس ایکٹ میں ترمیم کر کے نیا ایکٹ 2010 لائی جس میں دس لاکھ روپے جرمانہ اور ایک سال قید کی سزا provide کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ کافی improvement آئے گی اور جو specific انہوں نے نشاندہی کی ہے اس پر serious action لیں گے۔ Forest threats کے بارے میں ہم بالکل clear ہیں اور ہم اس پر کسی قسم کا compromise نہیں کرتے۔ جہاں تک معزز ایم پی اے نے سوال کیا ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ 90 شاہراہ پر پارکنگ کے لئے تھوڑی سی جگہ درکار تھی۔ 2004 میں چیف منسٹر نے Lahore Zoo کا کچھ رقبہ 90 شاہراہ کی پارکنگ کے لئے مانگا تو اس کے لئے لاہور میں جو موضع مزنگ، خسرہ نمبر 257 ہے اس میں 12 کنال 19 مرلہ اس کا ٹوٹل خسرہ نمبر ہے اس میں سے دس کنال جگہ سی ایم سیکرٹریٹ 90 شاہراہ کے پارکنگ ایریا کے لئے مانگی گئی تھی۔ اس کے بدلے میں 10 کنال جگہ دینی تھی لیکن ہائیکورٹ میں جسٹس عظمت سعید کی عدالت میں رِٹ ہو گئی وہاں پر جو walking association کے لوگ ہیں انہوں نے رِٹ دائر کی کہ باغ جناح کی زمین جو ہے وہاں walking track بنے ہوئے ہیں وہ زمین نہ دی جائے۔ وہاں پر میٹنگ ہال بنانا تھا اور اس کے علاوہ پارکنگ کے لئے جگہ درکار تھی چنانچہ اس رِٹ کے نتیجے میں جسٹس عظمت سعید صاحب نے یہ رِٹ چیف سیکرٹری پنجاب کو referred کر دی۔ چیف سیکرٹری پنجاب نے یہ ان کو اختیار دیا کہ وہ فیصلہ کریں۔ فیصلہ میں 10 کنال کی بجائے 7 کنال زمین پارکنگ ایریا کے بدلے میں دی گئی جو exchange کی شکل میں Zoo کو دی گئی۔ ہماری محترم ایم پی اے صاحبہ نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ 2004 میں یہ زمین حاصل کرنے کے لئے move کیا گیا تھا اور 2004 میں ہی 27۔اگست 2004 کو کالونی ڈیپارٹمنٹ نے یہ زمین منتقل کر دی لیکن بعد میں litigation کی وجہ سے معاملہ delay ہوا اور آخر میں چیف سیکرٹری صاحب نے فیصلہ کیا کہ 12 کنال کی بجائے 10 کنال جگہ پارکنگ کے لئے دے دی جائے اور اس کے بدلے 7 کنال زمین 16-02-2005 کو باغ جناح سے لے کر Lahore Zoo کو دی گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! پتا نہیں میرے معزز ساتھی کس بات پر ڈیسک بجا رہے ہیں کیونکہ جو سوال میں نے کیا تھا اس کا پورے جواب میں کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔ میرا سادہ اور چھوٹا سا سوال تھا کہ جو منصوبہ زیر غور ہے اس کا کیا بنا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ کہا تھا کہ کس سن میں دیا گیا؟ انہوں نے بتا دیا کہ 2004 میں دیا گیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! کیا اس کا اتنا ہی جواب بنتا تھا کہ 2004 میں دے دیا؟ میرے سوال کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ فش ایکوریم کا جو منصوبہ زیر غور ہے وہ اب تک زیر غور ہی ہے، کاغذوں میں ہے؟ اس کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): سوال کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ نیا چڑیا گھر بنانے کیلئے جناح باغ کی آٹھ کنال اراضی حاصل کی گئی؟" پھر جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ نیا چڑیا گھر بنانے پر 6 کروڑ روپے لاگت آئے گی پھر جز (د) میں کہا گیا ہے کہ لاہور میں بنایا جانے والا چڑیا گھر کب تک مکمل ہو جائے گا؟" جن کے جواب میں یہاں پر واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، انہوں نے صرف آخری جز کے بارے میں پوچھا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔ یہاں جواب میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ کوئی نیا چڑیا گھر نہیں بنایا جا رہا ہے البتہ جو اراضی باغ جناح سے لی گئی ہے اس پر فش ایکوریم کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس میں کوئی نیا چڑیا گھر نہیں بنایا جا رہا۔ جو پرانا چڑیا گھر ہے اس پر کوئی construction ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی نیا چڑیا گھر بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! فش ایکوریم کا منصوبہ زیر غور ہے وہ کہاں ہے اور وہ ہے بھی یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ جو Lahore Zoo ہے اس کی activities میں مختلف منصوبے بنائے گئے تھے ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فش ایکوریم بنا ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): ابھی نہیں بنا رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس اتنی سی بات ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ ہے کہ باغ جناح کی اور کتنی اراضی ہے جس پر مختلف دفاتر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ چائنا چوک پر جو لیڈیز کلب ہے اس کا مین گراؤنڈ کس محکمے کی پارکنگ کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟ وہ لیڈیز کلب تو ہے لیکن وہاں کوئی activity نہیں ہے بلکہ صرف پارکنگ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو بالکل نیا سوال ہے۔
محترمہ نگہت ناصر شیخ: بالکل نیا سوال تو نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔
ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!

میں بنت بحر شناور پیراک سمندر کی بیٹی
پری وش پری پیکر حور مثال
پانی کے دھیرے گھیرے میں مقید
پنجاب اسمبلی کے اس ایکورم کے مجلا قطرے میں مقید

یہ ضمنی سوال پوچھتی ہوں کہ انہوں نے جز(ہ) میں کہا ہے کہ نیا چڑیا گھر نہیں بنایا جا رہا البتہ جو اراضی باغ جناح سے لی گئی ہے اس پر Fish Aquarium کا منصوبہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مچھلیاں جن کے لئے میں نے یہ شعر پڑھا ہے کیا وہ چڑیا گھر کا حصہ نہیں ہیں۔ اگر نیا چڑیا گھر نہیں بن رہا تو کیا وہ صرف چڑیوں کے لئے ہے، Aquarium اس کا حصہ ہے یا نہیں اور یہ کیا غور کر رہے ہیں کہ Aquarium اور مچھلیاں چڑیا گھر کا حصہ ہیں اگر ہیں تو ایک ہی جملے میں اپنی ہی بات کو negate کیا ہے، اس کی ذرا وضاحت کر دیں کہ کیا Fish Aquarium کوئی علیحدہ چیز ہے؟ جب نیا چڑیا گھر بن ہی نہیں رہا تو Fish Aquarium کیا consider ہو رہا ہے۔ مجھے اس جملے کے الفاظ پر دکھ ہے اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ اس سے بھی مشکل الفاظ بول کر وزیر صاحب کو challenge کروں کہ پہلے تشریح بھی کر دیں کہ ہم مچھلیاں بھی چڑیا گھر کا حصہ ہیں یا نہیں، پانی کی چڑیاں ہیں یا نہیں اور آپ کو یہ بھی نہیں پتا کہ Aquarium چڑیا گھر میں آتا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ زیر غور ہے۔ منصوبے زیر غور ہوتے ہیں اور وہ چڑیا گھر کا ہی حصہ ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ویسے تو فش ڈیپارٹمنٹ ایک پورا full fledged Department ہے۔ یہاں پر Fish Aquarium بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے لیکن ابھی اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور یہ لاہور چڑیا گھر کا ہی حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر4418ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنگلی حیات کی تعداد میں کمی کی تفصیلات

*4418: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنگلی حیات کی تعداد میں تیزی سے کمی کے باوجود محکمہ وائلڈ لائف پنجاب نے چار ماہ کے لئے مرغابی، سی سی اور دیگر پرندوں کے شکار پر پابندی ختم کر دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ وائلڈ لائف نے یکم اکتوبر2009سے 31۔جنوری2010تک شکار پر سے پابندی ختم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نوٹیفکیشن کے تحت شکار کی اجازت صرف اتوار کے روز ہی ہوا کرے گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال2008کے دوران جنوبی پنجاب، اوکاڑہ، نارووال اور سیالکوٹ میں بڑی تعداد میں ان پرندوں کا غیر قانونی شکار کیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلی حیات پر گہری نظر رکھتا ہے اور پرندوں کی کم تعداد کے پیش نظر شکار کا دورانیہ کم کر دیا جاتا ہے یا مکمل پابندی لگا دی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست ہے۔ شکار کی اجازت صرف اتوار کے روز ہی دی گئی تھی۔

(د) سال2008میں جنوبی پنجاب، اوکاڑہ، نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع میں ان پرندوں کے غیر قانونی شکار کے بارے میں کوئی محکمانہ اطلاع ہے اور نہ ہی کسی ذریعہ سے یہ شکایت ملی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پابندی کے دوران جو شکار کیا گیا ہے اس میں کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور ان کو کیا سزا دی گئی ہے یا انہیں کیا جرمانہ کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! سوال تو یہ پوچھا گیا ہے کہ جنگلی حیات کی تعداد میں تیزی سے کمی کے باوجود محکمہ وائلڈ لائف نے چار ماہ کے لئے مرغابی، سی سی اور دیگر پرندوں کے شکار پر پابندی ختم کر دی ہے۔ میں اس سلسلے میں یہی عرض کروں گا کہ نوٹیفکیشن کے مطابق پابندی کا عرصہ چار ماہ کیا گیا تھا۔ پورے پنجاب میں ہماری پوری فورس موجود ہے اور وائلڈ لائف میں 1900 افراد کام کر رہے ہیں۔ جہاں سے کوئی ایسی چیز سامنے آتی ہے، کوئی شکایت آتی ہے تو وہاں کارروائی کی جاتی ہے لیکن خصوصی طور پر یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ اس کے باوجود کہ جنگلی حیات کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے تو یہ پابندی ختم کیوں کی گئی ہے؟ اس کے جواب میں، میں نے یہ عرض کیا ہے کہ پابندی ختم کرنے کے لئے مرغابی، سی سی اور دیگر پرندوں کے شکار کھیلنے کے لئے مجموعی طور پر چھ ماہ کے لئے اجازت ہوتی ہے اس کے لئے سپیشل نوٹیفکیشن جاری ہوا تھا اس کی کاپی بھی میرے پاس ہے اس کا شکار کھیلنے کے لئے صرف چار ماہ کے لئے پابندی ہٹائی گئی تھی، چونکہ اس میں تھوڑی سی کمی آ رہی تھی اور محکمے کو کمی بیشی کرنے کا اختیار ہے۔ یہ سارے migrated پرندے ہوتے ہیں چاہئے مرغابی ہے یا تلور ہے یہ ہجرت کرنے والے پرندے ہیں، نومبر میں آتے ہیں اور تین چار ماہ بعد واپس چلے جاتے ہیں اس لئے وہاں شکار کے لئے چار ماہ کے لئے پابندی ہٹائی جاتی ہے باقی سارا سال پابندی رہتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اب میں کیا ضمنی سوال پوچھوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے سارا کچھ explain کر دیا ہے۔ اگلا سوال جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 5037 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب علی حیدر نور خان نیازی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی، محکمہ کے رقبہ اور جنگلات سے متعلقہ تفصیل

*5037:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میانوالی میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا خالی پڑا ہے؟

(ج) سال10۔2009 میں مذکورہ ضلع میں کس کس جگہ حکومت جنگل (درخت) لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کے رقبہ کی تفصیل اس طرح ہے:۔

نمبر شمار	مقام/جنگل	کل رقبہ
1	کندیاں پلانٹیشن تحصیل پپلاں ضلع میانوالی	19273.66ایکڑ
2	ہرنولی پلانٹیشن تحصیل پپلاں ضلع میانوالی	2182.87ایکڑ
3	چک سرکار پلانٹیشن تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	1054ایکڑ
4	شیلٹر بیلٹ تحصیل پپلاں ضلع میانوالی	575ایکڑ
5	ڈہرہ امید علی شاہ تحصیل اینڈ ضلع میانوالی	2229.1625ایکڑ
6	پائی خیل تحصیل وضلع میانوالی	2110.1125ایکڑ
7	پیر پہائی تحصیل اینڈ ضلع میانوالی	1258.3375ایکڑ
8	کلونوالہ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	433.41875ایکڑ
9	کالا باغ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	1940.41875ایکڑ
10	جابہ مسان تحصیل اینڈ ضلع میانوالی	6164.5125ایکڑ
11	مٹھا خٹک تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	647.8625ایکڑ
12	نزول لینڈ میانوالی	0.04375ایکڑ
13	فاریسٹ کالونی میانوالی	3.66ایکڑ
	ٹوٹل	37884.05ایکڑ

(ب) میانوالی فاریسٹ ڈویژن کا کل رقبہ 37884.05ایکڑ ہے۔20080.6 ایکڑ پر جنگل لگا ہوا ہے اور باقی 17803.45ایکڑ رقبہ پہاڑی علاقہ جات اور اونچے ٹبہ جات پر مشتمل ہے جن پر خودرو جڑی بوٹیاں اُگی ہوئی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں کندیاں پلانٹیشن میں652ایکڑ اور مین لائن تھل کینال پر60 ایونیو میل پر جنگل لگانے کا منصوبہ ہے۔35 ایکڑ پر شجر کاری پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی 517ایکڑ پر

شجر کاری کا کام جاری ہے۔ تمام رقبہ پر شجر کاری 15۔ جون 2010 سے پہلے مکمل کر لی جائے گی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ ایک بہت ہی اہم سوال ہے جس میں میانوالی کے جنگلات کی تفصیل پوچھی گئی ہے۔ اس وقت پاکستان جن حالات میں جا رہا ہے آپ کی bio max کی ضروریات اتنی بڑھ گئی ہیں کہ جنگلات ہی وہ واحد سہارا ہے جس کے ذریعے ہم پاکستان میں کوئی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ میں محکمہ جنگلات کی performance پوچھنا چاہوں گا کہ 37 ہزار ایکڑ میں سے 20 ہزار ایکڑ پر جنگل لگا ہوا ہے۔ وزیر صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ اس جنگل کو کتنے عرصے بعد کاٹ کر نیا جنگل لگایا جاتا ہے۔ ہر پودے کی ایک productive life ہے جیسے یوکلپٹس کا درخت ہے وہ چار سال کے اندر اپنی پوری افزائش حاصل کر لیتا ہے اس کو اگر آپ بیس سال بھی کھڑا رکھیں گے تو وہ grow نہیں کرے گا اور چار سال اس کی جو optimum production ہے اس کے بعد اسے کاٹ دینا چاہئے کیونکہ پھر سے وہاں نیا درخت شروع ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے محکمہ جنگلات کی کیا کارکردگی ہے، اس کی کیا profitability ہے، کیا پالیسی ہے کہ ہم اس جنگل کو کاٹتے ہیں تاکہ وہ لکڑی بازار میں آئے اور نئی لکڑی اُگے، یہ پالیسی بتا دی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہاں بتانا چاہوں گا کہ census کے مطابق پنجاب میں کل اراضی 5 کروڑ ایکڑ ہے اس میں سے تین کروڑ نہری ہے اور دو کروڑ بارانی ہے۔ پنجاب میں محکمہ جنگلات سولہ لاکھ ایکڑ پر موجود ہے جو ٹوٹل رقبے کا 3.1 فیصد بنتا ہے یعنی جنگلات تین فیصد زمین پر کاشت ہے اس میں نہری ہے، سکارپ ہے، پہاڑوں پر بھی ہے اور مختلف spaces پر لگا ہوا ہے۔ جب پاکستان بنا تھا تو اس وقت یہ تعداد تین درخت فی ایکڑ تھی۔ 2000 میں PERI(Punjab Economic Research Institute) نے ایک study کی اس کے مطابق یہ درخت تین فیصد سے بڑھ کر سات فیصد ہو گئے یعنی سترہ درخت فی ایکڑ ہو گئے۔ ابھی جو latest سروے کیا گیا ہے اور میرے معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ درختوں کی تعداد کم ہو رہی ہے میں یہ کہوں گا کہ درختوں کی تعداد کم نہیں ہو رہی بلکہ بڑھ رہی ہے۔ ابھی جو latest report ہے اس کے مطابق فی ایکڑ 22 درخت موجود ہیں جبکہ جب پاکستان بنا تھا اس وقت فی ایکڑ تین درخت تھے۔ عمومی طور پر درخت کی life اٹھارہ سال ہوتی ہے، اس کے بعد کٹائی کر کے نئے لگاتے ہیں۔ درختوں کی مختلف species ہیں اور ان کی مختلف عمر ہوتی ہے کچھ درختوں کی grow بڑی تیزی سے ہوتی ہے اور بعض species کی

درختوں کی grow بڑی slow ہوتی ہے۔پہاڑی علاقوں میں چیل اور کوائل کے درختوں کی grow بڑی slow ہوتی ہے، شیشم کی slow grow ہوتی ہے، سفیدہ کی grow جلدی ہوتی ہے تاہم 18 سال کی عمر میں پہلے درخت کاٹ کر نئے لگائے جاتے ہیں اور موجودہ دور حکومت میں شجر کاری کر کے 46 ہزار ایکڑ پر نئے درخت لگائے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! انہوں نے پنجاب میں 16 لاکھ ایکڑ اراضی بتائی ہے جس میں سے 14 لاکھ 50 ہزار ایکڑ پر جنگل موجود ہے۔میانوالی میں 20 ہزار ایکڑ پر ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو تین سالوں میں کتنے ایکڑ کاٹ کر نئے درخت لگائے گئے،ان کی کیا پالیسی ہے؟ اگر ہر سال، پانچ یا دس سال بعد بھی ایکڑ کی لکڑی کاٹی جائے تو محکمے کو کروڑوں روپے کی آمدن ہونی چاہئے۔میں پالیسی کا پوچھنا چاہتا ہوں یہ مجھے یوکلپٹس کا بتادیں، سفیدہ کا بتادیں کہ آپ کتنے سال بعد اس کی کاشت کاٹ دیتے ہیں اور وہاں نئے پلانٹس لگا دیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا افضل صاحب! ابھی منسٹر صاحب نے آپ کو بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔انہوں نے بتایا ہے کہ درختوں کی مختلف species ہیں اور ان کو مختلف time period کے بعد کاٹا جاتا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے یہ کہوں گا کہ میرا مقصد نشاندہی کرنے کا ہے کہ یہ محکمہ productive forestry نہیں کر رہا۔اس محکمہ کو output based productive forestry کی طرف جانا ہوگا تاکہ پنجاب کی لاکھوں ایکڑ اراضی پر جنگلات اگائے جا سکیں۔اگر یہ خود نہیں کر سکتے تو عوام کو ٹھیکہ پر دے دیں کیونکہ پاکستان اور پنجاب کو لکڑی کی ضرورت ہے۔یہ محکمہ اس پیمانے پر پورا نہیں اُتر رہا لہذا وزیر صاحب اس بات کا نوٹس لیں اور اس کے اندر بہتری لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس حوالے سے ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔میں وائلڈ لائف کمیٹی کی ممبر رہی ہوں۔معزز ممبر رانا افضل صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہمارے صوبے میں productive forestry نہیں ہو رہی۔میں دعوے سے کہتی ہوں کہ ساڑھے چار سالوں میں وائلڈ لائف کی کوئی بھی میٹنگ نہیں ہوئی ہو گی۔پچھلی دفعہ جب ہم نے اس کی amendments منظور کیں تو اس چیز کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی تھی۔جب تک آپ forest and fisheries کے حوالے سے ایک productive and industrial policy نہیں بناتے اُس وقت تک اس شعبے میں بہتری نہیں آسکتی۔آپ حکم فرمائیں،اس ایوان کے ایسے ممبران

پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں جو کہ اس میں interested ہیں اور جن کو اس کی importance کا علم ہے۔ آپ اس معاملے کو forestry کی مجلس قائمہ میں بھی referred کر سکتے ہیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اس پر میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ کو اپنا سوال پوچھ لینے دیں پھر آپ اکٹھا ہی جواب دے دیجئے گا۔ جی، محترمہ!

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! جز(ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ "35 ایکڑ پر شجر کاری پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی 517 ایکڑ پر شجر کاری کا کام جاری ہے۔" اس کا انہوں نے 15 جون 2010 تک کا target بتایا تھا۔ کیا وزیر صاحب اس کا updated جواب دے سکتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! محترمہ نے جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "ضلع میانوالی میں کندیاں پلانٹیشن میں 652 ایکڑ اور مین لائن تھل کینال پر 60 یونیو میل پر جنگلات لگانے کا منصوبہ ہے۔ 35 ایکڑ پر شجر کاری پہلے مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی 517 ایکڑ پر شجر کاری کا کام جاری ہے۔" اس وقت latest position یہ ہے کہ 2009-10 میں کندیاں پلانٹیشن میں 652 ایکڑ پر سفیدہ لگایا گیا جو کہ 90 فیصد کامیاب ہوا ہے۔ اسی طرح 2010-11 میں کندیاں پلانٹیشن میں 200 ایکڑ پر شیشم کے درخت لگائے گئے ہیں۔ اس کے بعد 2011-12 میں کندیاں پلانٹیشن پر 300 ایکڑ پر شیشم کے درخت لگائے گئے ہیں۔ جواب کے جز(الف) میں تفصیل بتائی گئی ہے جس کے مطابق میانوالی ضلع میں تیرہ جگہوں پر جنگلات ہیں۔ کندیاں پلانٹیشن، ہرنولی پلانٹیشن اور چک سرکار پلانٹیشن تین جگہوں پر پودے موجود ہیں باقی پہاڑی علاقہ ہے اور اس علاقے میں شجر کاری نہیں ہو سکتی۔ ضلع میانوالی میں پچھلے تین سالوں میں 1152 ایکڑ پر شجر کاری ہو چکی ہے۔ موقع پر درخت موجود ہیں اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ہم دکھا سکتے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ڈی سی او فیصل آباد نسیم صادق صاحب بہت اچھا کام کر رہے ہیں مگر green belt پر جو پودے لگائے جا رہے ہیں ان کی قیمت پچاس روپے فی پودا ہے لیکن وہ بارہ بارہ سو روپے قیمت خرید بتا کر لگائے جا رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب اس سلسلے میں انکوائری کرائیں اور ایوان میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! رانا محمد افضل صاحب نے جو point اٹھایا ہے وہ valid ہے۔ آپ نے ماشاء اللہ جواب تو بہت اچھا دیا ہے اور سارا explain بھی کیا ہے لیکن overall پنجاب کے جنگلات کے حوالے سے policy کو review کرنے کی ضرورت ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ محکمہ جنگلات کے حوالے سے ایوان کی مجلس قائمہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس policy کو review کرے۔ آپ ان کی رہنمائی کریں اور اس کمیٹی میں رانا افضل صاحب کو بھی شامل کر لیں۔ یہ کمیٹی دیکھے کہ پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ جنگلات نے کتنے نئے درخت لگائے ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ایسی کمیٹیوں میں حزب اختلاف کے ممبران کو بھی شامل کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کمیٹی میں محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ کسی اسمبلی سوال پر کمیٹی بنانے کی provision نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے یہ کہا ہے کہ already جو مجلس قائمہ برائے جنگلات موجود ہے اس کو یہ معاملہ referred کیا جا رہا ہے اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر policy کو review کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم (جناب احسن رضا خان): جناب سپیکر! ضلع قصور سے بھی کسی ممبر کو اس کمیٹی میں شامل کر لیں کیونکہ ہمارے علاقے میں بھی ایک بہت بڑا جنگل موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، احسن رضا خان صاحب کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ہم سالانہ تین کروڑ پودے لگا رہے ہیں۔ ہمارے پاس چار کروڑ کی نرسری موجود ہوتی ہے۔ میرے پاس محکمہ لائیو سٹاک اور زراعت کا charge بھی ہے۔ میں نے ہر ضلع میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں ای ڈی او (زراعت)، ڈی ایف او (جنگلات) اور ڈی ایل او (لائیو سٹاک) شامل ہیں۔ یہ تینوں اکٹھے یونین کونسل کی سطح پر جا کر لوگوں کو awareness دیتے ہیں، پودے اور قلمیں فروخت کرتے ہیں۔ دُور دراز کے دیہاتوں تک سہولت مہیا کرنے کے لئے یہ تینوں jointly جاتے ہیں۔ اس حوالے سے پورے پنجاب

کے لئے ایک پالیسی بنائی گئی ہے اور کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ان کمیٹیوں کی طرف سے مجھے باقاعدہ reports موصول ہو رہی ہیں۔ابھی پلانٹیشن کا موسم نہیں ہے۔ برسات اور بہار کے موسم میں پلانٹیشن ہو سکتی ہے۔ان دنوں چونکہ شدید گرمی پڑ رہی ہے اس لئے جون اور جولائی کے مہینوں میں پلانٹیشن نہیں ہوتی۔جب مون سون کا موسم آئے گا تو پلانٹیشن کی جائے گی۔جب یہ موسم آئے گا تو ہماری تشکیل کردہ کمیٹیاں لوگوں کے پاس جا کر رہنمائی کریں گی اور ہم زیادہ سے زیادہ پودے فروخت کریں گے۔ ہم کاشت کاروں کو تقریباً تین کروڑ کے لگ بھگ پودے اور قلمیں فراہم کر رہے ہیں۔ جن کو ضرورت ہوگی ان کے لئے پودے اور قلمیں سستے داموں میسر ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ماشاء اللہ بہت محنت سے کام کرنے والے ہیں۔ کمیٹی صرف اس لئے بنائی گئی ہے کہ یہ overall policy کو review کرلے اور یہ کمیٹی اپنی رپورٹ دو ہفتے کے اندر اسمبلی میں پیش کرے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بھی اسی سلسلے میں ایک گزارش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات اس کمیٹی میں کر لیجئے گا۔ کمیٹی میں کسی کے جانے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک چھوٹی سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے ملک اور صوبے میں دو دفعہ شجرکاری کی مہم چلائی جاتی ہے۔ محکمہ کی طرف سے جتنے درخت لگائے جانے کی reports آتی ہیں تو اس حساب سے سارا پاکستان اور پنجاب جنگل بن جانا چاہئے۔ کیا درخت لگانے کے بعد ان کے زندہ ہونے کا کبھی کسی نے ثبوت مانگا ہے؟ اس بارے میں بہت زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ہر سال کروڑوں روپے خرچ کر کے درختوں کی شجرکاری کرتے ہیں لیکن ہم نے کبھی اس چیز کا حساب نہیں رکھا کہ ان میں سے کتنے درخت زندہ بچے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں نے اسی لئے کہا ہے کہ یہ سارے issues مجلس قائمہ برائے جنگلات دیکھ لے گی۔ آپ اپنے issues بھی اس مجلس قائمہ میں لے کر جائیں۔ان سب معاملات کو یہ

کمیٹی دیکھے گی اور دو ہفتے میں اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گی۔اس کمیٹی میں ڈاکٹر سامیہ امجد کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے Rules of Business کے مطابق کسی سوال پر کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی۔ پہلے ہی مجلس قائمہ موجود ہے۔ جن معزز ممبران نے معلومات لینی ہیں میں ان کے لئے حاضر ہوں۔ میرے پاس تو کبھی کوئی ایم۔پی۔اے صاحب اس حوالے سے تشریف نہیں لائے۔ میں سب حضرات کو briefing دینے کے لئے تیار ہوں۔اس briefing میں تمام معزز ممبران تشریف لا سکتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ کسی specific question پر کمیٹی constitute نہیں کی جا سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جہاں پر اس ایوان کے تقدس کی بات آئے گی تو یہ Chair کا فرض ہے کہ وہ ایوان کے تقدس کو بحال رکھے۔اب چونکہ آپ نے rules کے حوالے سے بات کی ہے اور اس Chair نے ہمیشہ rules کو follow کیا ہے۔ جہاں پر اس ایوان کو ignore کیا جائے یا اس ایوان کی authority کو کم کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر Chair اپنا پورا اختیار استعمال کرے گی اور آپ نے شاید سُنا نہیں، میں نے پہلے کہا ہے کہ میں یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کو referred کر رہا ہوں۔ جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ محکمہ جنگلات کی بات ہو رہی ہے تو نہروں کے ساتھ لگے ہوئے درختوں کو پہلے محکمہ انہار handle کرتا تھا اور میرے خیال میں اب یہ درخت محکمہ جنگلات کو دے دیئے گئے ہیں۔آپ کا بھی مشاہدہ ہو گا کہ وہاں پر اربوں روپے کے درخت ضائع ہو رہے ہیں جو اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں۔آپ نے ابھی کمیٹی کے حوالہ سے حکم فرمایا ہے تو یہ کمیٹی اس معاملہ پر بھی ضرور غور کرلے کہ ان درختوں کی disposal کے لئے بھی کچھ سوچا جائے تاکہ اُن کی جگہ پر نئے درخت لگائے جائیں اور وہاں سے حاصل ہونے والی رقم صوبے کے exchequer میں آئے اور وہ درخت بھی ضائع نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کمیٹی ان سارے issues کو دیکھے گی۔ جی، اولکھ صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جتنے dead trees ہیں اُن کا سروے کر لیا گیا ہے اور اُن کی مرحلہ وار auction کی جا رہی ہے کیونکہ اگر سارے درخت اکٹھے

نیلام کر دیئے جائیں تو پھر درختوں کی قیمتیں بہت نیچے آجائیں گی۔اس معاملہ پر محکمہ باقاعدہ طور پر کام کر رہاہے۔جہاں تک درختوں کی چوری کا معاملہ ہے میں نے تین ایماندار ڈی ایف اوز پر مشتمل کمیٹی بنائی ہے۔ڈی ایف او میانوالی پر چارج تھا میں نے اُس کو suspend کیا، ڈی ایف او بھکر، ڈی ایف او ملتان اور ڈی ایف او ڈیرہ غازی خان suspend ہوئے ہیں اور درختوں کی چوری کی وجہ سے اُن کی باقاعدہ انکوائری ہو رہی ہے۔اس معاملہ کی مکمل طور پر نگرانی کی جارہی ہے لیکن اس معاشرہ میں رہتے ہوئے زمینی حقائق سب کے علم میں ہیں لہذااُن پر کوئی compromise نہیں کیا جارہا۔ باقی اگر پوری اسمبلی چاہے اُس کمیٹی کے بارے میں پوری بریفنگ دی جا سکتی ہے۔آپ نے جو فرمایا ہے میں ایوان کی information کے لئے عرض کر دوں کہ مجھے اسمبلی سیکرٹریٹ نے guide کیا تھا کہ اس پر کمیٹی نہیں بن سکتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ میرے سوال رہ جاتے ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو سارا دن سُنوں لیکن آپ مہربانی کر کے وقفہ سوالات کو تھوڑا سا اس طریقہ سے چلالیں کہ ضمنی سوالات کسی مناسب حد تک ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس معاملہ کو جب کمیٹی کے پاس بھیج دیا ہے تو اس پر مزید سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! چار سال ہو گئے ہیں شیخ صاحب کا کچھ رہا، نہ ان لوگوں کا رہنا ہے یعنی ان کا سب کچھ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں واقعی ان کے معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا اس لئے میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5255 ہے۔

لاہور چڑیا گھر پارک رائیونڈ میں ہرنوں کی ہلاکت

*5255: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ لاہور زو پارک رائیونڈ میں کتوں نے چند ہرنوں کو چیر پھاڑ کر کھالیا ہے، محکمہ کی اس سنگین نااہلی کا ذمہ دار کون ہے اور ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

یہ درست ہے کہ کتوں کے حملہ کی وجہ سے 4 ہرن ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ کے ذمہ دار مندرجہ ذیل اہلکار تھے۔

1	عبدالرحمٰن	بیلدار
2	محمد عمران	بیلدار
3	محمد نصیر	بیلدار

ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف مروجہ قانون یعنی PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت انضباطی کارروائی کی گئی اور ان اہلکاروں کی سالانہ ترقی برائے سال 11-2010 روک دی گئی۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس سوال کا بڑا معصوم سا جواب آیا ہے کہ یہ درست ہے کہ آوارہ کتے قیمتی چار ہرنوں کو چیر پھاڑ کر کھا گئے ہیں۔ اس میں صرف تین بیلداروں کو سزا دی گئی ہے اور وہ بھی صرف اُن کی سالانہ ترقی روکی گئی ہے تو یہ ایک انتہائی سنگین واقعہ ہے۔ ابھی منسٹر صاحب گزشتہ سوال کے جواب میں فرما رہے تھے کہ اتنے افسران کو suspend کیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بیلدار کی ڈیوٹی کیا ہے اور اس zoo کی سکیورٹی کا ذمہ دار کون تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! لاہور سفاری پارک میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ وہاں پر wire fencing ہے اور باقاعدہ کوئی دیوار نہیں ہے لیکن ایک سکیم بن رہی ہے کہ اس کے باہر حفاظتی دیوار تعمیر کی جائے۔ یہ ایک واقعہ پیش آیا ہے یہاں پر عبدالرحمٰن، محمد عمران اور محمد نصیر جو کہ بیلدار ہیں اُن کی رات کے وقت ڈیوٹی تھی۔ لاہور سفاری پارک کے انچارج ڈپٹی ڈائریکٹر نے عبدالشکور منج، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو انکوائری افسر مقرر کیا۔ اس افسر نے 10-06-24 کو انکوائری کی، انکوائری رپورٹ میں یہ چیز establish ہوئی کہ رات کے وقت کتے اس پارک کی حدود کو پھلانگ کر داخل ہوئے اور ہرن کتوں کو دیکھ کر بھاگے اور اپنے enclosure کے ساتھ ٹکرا کر اُن کی death ہوئی ہے۔ اس انکوائری رپورٹ کے مطابق ان بندوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے لیکن جب یہ معاملہ میرے علم میں آیا تو میں خود اس انکوائری سے satisfied نہیں تھا تو میں نے اس معاملہ پر نئی

انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔اس میں ایک سینئر افسر لیاقت علی گل جن کی شہرت ہے کہ یہ انکوائری کے معاملہ میں compromise نہیں کرتے اور دوسرے ایڈیشنل ڈائریکٹر (پلاننگ) پر مشتمل نئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔یہ کمیٹی اس معاملہ کی انکوائری کرے گی اور اگر اس میں کوئی سینئر افسر بھی ملوث ہوئے تو اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف یہ تھا کہ بیلدار کے فرائض کیا ہیں اور سکیورٹی کا ذمہ دار کون تھا، میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر fence نہیں لگی ہوئی اور اگر fence ہے تو اُس کی بلندی کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اوکھ صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اوکھ): جناب سپیکر! اس پارک کی fence بڑی پرانی ہے، وہاں پر کوئی سوراخ وغیرہ ہے جہاں سے یہ کتے داخل ہوئے۔لا محالہ وہاں پر کسی کی کوتاہی موجود ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں پر کسی نے کوتاہی نہیں کی۔ابھی تو محکمہ نے چھوٹے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی تھی اور میں نے بحیثیت وزیر جنگلات اس پر اکتفا نہیں کیا۔میں نے نئی انکوائری initiate کی ہے جس میں دو سینئر افسر ہیں اور یہ افسر compromise کرنے والے نہیں ہیں۔اُس انکوائری کی رپورٹ کا انتظار کر لیا جائے اور میں وہ رپورٹ یہاں ایوان میں پیش کر دوں گا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر میرے بھائی نے point out کیا کہ یہاں پر صرف بیلداروں کو سزا دی جا رہی ہے۔جب اختیارات کی بات آتی ہے تو افسران تمام اختیارات اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں اور ہماری اسمبلی میں یہ ایک عجیب سا trend بن گیا ہے کہ حکومتی اداروں کو defend کرنا ہمارا فرض عین بن چکا ہے۔اگر یہاں پر حکومتی اداروں کی کوتاہیوں کی کوئی نشاندہی ہوتی ہے تو ہمیں یہاں پر اُن کوتاہیوں کو defend کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اُن بے چارے بیلداروں پر ذمہ داری عائد کرنے کی بجائے اُس پارک کے انچارج کو sack کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ اس کا ذمہ دار ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جتنے افسران کو suspend کیا تھا وہ آج کل کہاں پر تعینات ہیں، وہ نوکری سے فارغ ہوئے یا اُنہیں کیا سزا ملی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سیمل کامران!آپ بھی سوال کر لیں، وزیر صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر منسٹر صاحب سوال کو پڑھیں تو اس میں لکھا ہے کہ کتوں نے چند ہرنوں کو چیر پھاڑ دیا۔ اس میں بیلدار کو معطل کرنا حل نہیں ہے۔ ان بیلداروں نے ہرنوں کے ساتھ کچھ نہیں کیا کہ انہیں معطل کر دیا گیا ہے۔ ان آوارہ کتوں کو تلف کرنے کے لئے ان کے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ یہ سارا واقعہ بیلدار کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ آوارہ کتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ بیلدار ایک معمولی سا چھوٹا ملازم ہے جو ہمیشہ سُولی پر چڑھ جاتا ہے۔ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے اس لئے انتظامیہ کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ یہاں پر جو بندہ انتظامی طور پر ذمہ دار ہے اس کے خلاف یہ کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد رفیق صاحب!آپ بھی ضمنی سوال کر لیں، وزیر صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کوتاہی ہوئی ہے اور چار قیمتی جانور چیر پھاڑ ہو گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کوتاہی اور چیر پھاڑ ہو جانے کے بعد ان چار قیمتی ہرنوں کی disposal کیسے ہوئی، گوشت کس کے حصہ میں آیا اور ہرن کی کھال سے جوتے کس کے بنے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قوانین بنے ہوئے ہیں، PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت ملازمین کے خلاف سزا و جزا کی کارروائی ہوتی ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر Competent Authority اور انچارج تھا۔ یہ وقوعہ جب ہوا تو اس وقت تین بیلداروں کی ڈیوٹی تھی، انہوں نے حفاظت کرنی تھی ان میں سے کوئی غائب تھا اور کوئی سو گیا تھا۔ اگر موقع پر یہ بیلدار موجود ہوتے تو یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ ان سے کوتاہی ہوئی ہے اگر موقع پر تعینات افراد vigilant ہوتے تو یہ وقوعہ نہ ہوتا۔ وہ vigilant نہیں تھے اس لئے ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔ تاہم میری اپنی بھی ایک رائے ہے میں نے یہ سوچا کہ ممکن ہے کہ سینئر جس کا سپروائزری رول تھا ہو سکتا ہے کہ اس سے کوتاہی ہوئی ہو اس لئے میں نے اس انکوائری رپورٹ پر اتفاق نہیں کیا اور نئی کمیٹی بنائی ہے جو انکوائری کرے گی۔ ہم نے Wild Life Wing سے باہر کے آدمی کو انکوائری آفیسر لگایا ہے کیونکہ اندر

کا آدمی شاید رعایت کر سکتا ہے۔اب لیاقت علی گلD.F.O کو انکوائری آفیسر لگایا گیا ہے جو ایماندار آدمی ہے اس نے بہت سی غیر جانبدارانہ انکوائریاں کی ہیں۔اب نئی انکوائری کے آرڈرز ہو چکے ہیں وہ اس لئے ہوئے ہیں کہ پہلی انکوائری پر تسلی نہیں ہوئی تھی۔اس نئی انکوائری کے نتائج آنے دیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس معاملہ میں کوئی سینئر آدمی بھی ملوث ہو گا تو اس کے خلاف definitely کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میاں صاحب نے disposal کے بارے میں پوچھا ہے تو جب کوئی جانور کسی بیماری یا کسی بھی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے تو اس کا ایک طریق کار کے مطابق پوسٹ مارٹم ہوتا ہے،اس کی رپورٹ آنے کے بعد اس کو buried کر دیا جاتا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق جانور کی ہلاکت کی وجہ معلوم کرکے باقاعدہ طریق کار کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!اگر آوارہ کتے چار ہرنوں کی چیر پھاڑ کر سکتے تھے تو خدانخواستہ بیلدار کے ساتھ بھی اس طرح کا واقعہ پیش آ سکتا تھا۔میں یہ پوچھتی ہوں کہ کیا بیلدار کی job description میں آوارہ کتوں کو مارنا شامل ہے؟یہ ایک انتظامی معاملہ ہے۔اگر ہم آپ سے یہ توقع کریں کہ آپ وہاں جا کر ensure security کریں گے تو یہ غلط بات ہے جس کا جو کام ہے اس کو وہ کام کرنا چاہئے۔وہاں کے انچارج کے خلاف ان کے محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ!ابھی منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے آپ کو بتایا ہے۔میرا خیال ہے اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں۔اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!میں ایک بہت اہم ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحبہ!تشریف رکھیں۔اس پر بہت سوال ہو گئے ہیں دو ضمنی سوالات کی اجازت تھی لیکن اس پر سات ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!بہت اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ڈاکٹر صاحبہ!آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ اور محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ ڈاکٹر سامیہ امجد کو منا کر ایوان میں لائیں۔جی انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب!آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5492 ہے۔

تلور کے شکار پر پابندی کی تفصیلات

*5492: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تلور جوکہ ایک نقل مکانی کرنے والا پرندہ ہے، کی تعداد پاکستان میں تیزی سے کم ہورہی ہے اوراس کی بنیادی وجہ اس کا بے تحاشا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایجنسی برائے ماحولیاتی ریسرچ اور فروغ جنگلی حیات (ERWDA) کی تحقیق کے مطابق اگر شکار اسی طرح جاری رہاتو آئندہ پندرہ برسوں میں تلور کی نسل ختم ہونے کا خدشہ ہے؟

(ج) اگر یہ درست ہے توکیا محکمہ جنگلی حیات تلور کے تحفظ کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھارہا ہے اور کیاتلور کے شکار کے لئے جاری کئے جانے والے پرمٹوں میں کوئی کمی کی گئی ہے، ان اقدامات کی نوعیت کیاہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ تلور نقل مکانی کرنے والا پرندہ ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ اس کی تعداد میں تیزی سے کمی ہورہی ہے۔ پنجاب بھر میں تلور کے شکار پر پابندی ہے اور اس پابندی کی خلاف ورزی پر محکمہ سخت کارروائی کرتاہے۔

(ب) یہ تحقیقی رپورٹ حالیہ برسوں کے متعلق نہیں ہے اس رپورٹ میں تلور کی نسل ختم ہونے کے خدشہ کا انحصار اس وقت کے مطابق غیر قانونی شکار، پکڑ دھکڑ اور غیر قانونی سمگلنگ کی بنیاد پر کیا گیا تھا جبکہ اس وقت تلور کے شکار پر پابندی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے تلور کے تحفظ کے لئے مندرجہ ذیل خصوصی اقدامات اٹھائے۔

(i) تلور کے شکار پر پابندی ہے۔

(ii) اس کی افزائش نسل کے لئے این جی اوز کام کررہی ہیں۔ چولستان میں افزائش نسل کاایک مرکز بھی قائم کیاگیاہے۔

(iii) محکمہ نے چولستان کے مختلف علاقوں میں چیک پوسٹیں قائم کر رکھی ہیں جس سے مکمل نگرانی کی جاتی ہے۔تاہم حکومت پاکستان پرمٹ چند برادر اسلامی ممالک کے سربراہان کو قانونی شرائط کے مطابق جاری کرتی ہے۔اس میں علاقہ،مدت اور شکار کی تعداد کا تعین کر دیا جاتا ہے اور مقرر کردہ تعداد سے زائد شکار کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر!اس میں سوال یہ کیا گیا تھا کہ تلور جو کہ ایک نقل مکانی کرنے والا پرندہ ہے اس کی تعداد پاکستان میں تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ ERWDA اورHoubara Foundation کی رپورٹوں کے مطابق بھی تلور کی تعداد لگاتار غیر قانونی شکار کی وجہ سے کم ہو رہی ہے لیکن محکمہ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ اس کی تعداد میں تیزی سے کمی ہو رہی ہے۔انہوں نے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ رپورٹ حالیہ نہیں ہے اور موجودہ وقت میں ایسا نہیں ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں تلور کے شکار پر پابندی کب لگائی گئی تھی اور گزشتہ سال غیر قانونی شکار کے ضمن میں کتنے چالان کئے گئے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد واک آؤٹ ختم
کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!میں پہلے یہ گزارش کروں گا کہ چاہے کوئی چھوٹا یا بڑا اہلکار ہے چھوٹا یا بڑا افسر ہے اس کے لئے قانون موجود ہے ان کے خلاف اس قانون کے مطابق کارروائی کی جا سکتی ہے۔یہ نہیں کہ چھوٹے کو بڑا افسر لٹکا دے۔PEEDA ایکٹ 2006 موجود ہے میں ان کو کاپی فراہم کر دیتا ہوں۔اس کے علاوہ نئی انکوائری کے لئے جو آرڈر کئے گئے ہیں اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی میرے پاس موجود ہے کہ ان کے خلاف از سر نو انکوائری شروع کی جا رہی ہے۔اس میں اگر کوئی ممبر اسمبلی شامل ہونا چاہتے ہیں تو میں ان کو welcome کہوں گا۔اب ایک independent Inquiry Committee بنی ہے جس میں دوسرے department سے بندہ لیا گیا ہے اس میں ابہام نہیں ہونا چاہئے۔اگر کوئی سینئر افسر ملوث ہوگا تو اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ جس رپورٹ کا انجینئر صاحب نے حوالہ دیا ہے اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔یہ بہت پرانی رپورٹ ہے۔تلور ایک migrated پرندہ ہے، یہ نومبر میں آتا ہے اور مارچ میں واپس چلا جاتا ہے۔کچھ پرندے ایسے ہیں جن کے لئے مختلف شیڈول

بنے ہوئے ہیں۔ جو شیڈول3 کے جانور یا پرندے ہیں وہ fully protected ہیں اور اُن کا شکار پورے سال کے لئے ممنوع ہے۔ صرف اور صرف وزارت خارجہ کی request پر تین ماہ کے لئے اس کو open کیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے پنجاب کے مختلف علاقوں میں سعودی شہزادوں کو شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ورنہ یہ تلور protected ہے اور عمومی طور پر چولستان میں بارہ تیرہ یا چودہ سو کے قریب یہ پرندے آتے ہیں۔ ان کے شکار پر مکمل پابندی ہے مگر یکم نومبر سے اکتیس جنوری تک تین ماہ کے لئے صرف وزارت خارجہ کی request پر پابندی ہٹائی جاتی ہے۔ پاکستان میں تلور کے شکار کی کسی کو اجازت نہیں ہے لیکن صرف اور صرف foreign dignitaries جن میں قطر کے ولی عہد، دبئ کے ولی عہد آتے ہیں اور سعودی عرب کے ولی عہد پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُن کے لئے وزارت خارجہ permit جاری کرتی ہے جس پر پنجاب کا لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ وہ علاقے جو protected ہیں وہاں پر تین ماہ کے لئے شکار کی اجازت دی جاتی ہے اور اُن کو یہ اختیار ہے کہ وہ صرف دس دن کے لئے شکار کر سکتے ہیں اور سو پرندوں سے زیادہ شکار نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی کمی نہیں کی جا رہی لیکن جب کمی ہو گی تو پھر شکار پر مکمل طور پر پابندی بھی لگائی جا سکتی ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اس وقت تلور کے شکار پر پابندی ہے اور یہ پابندی کب سے لگائی گئی ہے اور غیر قانونی شکار پر گزشتہ سال کتنے چالان کئے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس پر مکمل پابندی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انجینئر صاحب! آپ سنتے ہی نہیں ہیں جبکہ انہوں نے اتنا تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کے شکار پر مستقل پابندی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! شیڈول3 میں جتنے بھی protected areas ہیں وہاں وہ پرندے مکمل طور پر protected ہیں اور وہاں اُن کا شکار بالکل ممنوع ہے۔ صرف تین ماہ کے لئے یہ پابندی ہٹائی جاتی ہے مگر وہ بھی جب وزارت خارجہ باہر کے مہمانوں کو مدعو کرتی ہے تو اُن کے لئے صرف دس دن کے لئے پابندی ہٹائی جاتی ہے جبکہ وہ سو پرندوں سے زیادہ شکار بھی نہیں کر سکتے ورنہ ان کا شکار ممنوع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس پر میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ چونکہ migrated bird ہے جو تین مہینوں کے لئے آتا ہے۔ اس پرندے کی افزائش نسل کے لئے انہوں نے چولستان میں جو مرکز قائم کیا ہے وہ وہاں پر کیا کرتا ہے اور اُس کی افزائش نسل کیسے کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ایک نیا سوال بنتا ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم اس کی افزائش کرتے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں اس کے لئے یہ عرض کروں گا کہ ایک Ghubara Busted Foundation بنی ہوئی ہے جو تلور کے جانور کی نسل کو بچانے کے لئے بنی ہوئی ہے۔ چولستان میں سلوں والا فارم موجود ہے جہاں پر پانچ ایکڑ زمین پر Ghubara Busted Foundation نے ایک ریسرچ سنٹر قائم کیا ہوا ہے اور Ghubara Busted Foundation ایک این جی او ہے جو اُس کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں ہماری چوبیس چیک پوسٹیں ہیں جو یہ check کرتی ہیں کہ وہاں پر ان کا غیر قانونی شکار نہ ہو اور اِن کی پرورش بہتر ہو۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: اس کی افزائش نسل تو نہیں ہو رہی۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بہاولپور میں گیارہ، رحیم یار خان میں دس اور بہاولنگر میں تین چیک پوسٹیں ہیں جو تلور کی آبادی کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ایک آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اب آپ کے کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! عرب کے شہزادے یہاں پر شکار کرنے کے لئے آتے ہیں تو کیا یہ درست ہے کہ اس کے گوشت کی aphrodisiac properties ہیں جس کی وجہ سے اس کا شکار زیادہ کیا جاتا ہے؟

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میرا اس پر ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مانیکا صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ (ن) لیگ کی سیٹوں پر بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ لوٹے ہیں اور اُدھر جا کر نہ بیٹھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! مانیکا صاحب اِدھر آ کر بیٹھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! House in order کریں اور مانیکا صاحب وہاں پر بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے کیونکہ وہ (ن) لیگ کی designated seats ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ جی، مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! آپ اِن کو چپ کرائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کا ماحول خراب کروا رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ایوان کو in order رکھنے کے لئے میری گزارش یہ ہے کہ کوئی بھی ممبر اپنی allocated سیٹوں پر بیٹھ کر ہی بول سکتا ہے۔ آپ کی Chair نے نوٹیفکیشن بلاک کو یہاں پر سیٹیں allocate کی ہوئی ہیں لہذا مانیکا صاحب اپنی جگہ پر آ کر بات کر لیں۔ یہ تو ایک چھوٹی سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ہمیں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں جانا چاہئے۔ یہاں پر by name سیٹیں تو نہیں ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہاں پر by name سیٹیں نہیں ہیں لیکن پاکستان مسلم لیگ کی سیٹیں اِس طرف ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میانوالی، فش فارمز کی تعداد اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*5036: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کے کتنے فش فارمز ہیں؟

(ب) ان سے سال 09-2008 میں کتنی پیداوار ہوئی؟

(ج) ان فارمز سے مذکورہ سال میں حکومت کو کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) حکومت فش کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے 10-2009 میں کون کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کا ایک عدد فش فارم ہے جو کہ ورلڈ بنک کی امداد سے 1990 میں بنایا گیا تھا۔

(ب) اس فارم کا کل رقبہ 6 ایکڑ ہے۔سال 09-2008 میں اس فارم سے کل 1700 کلو گرام مچھلی پیدا ہوئی جس میں سے 908 کلو گرام مچھلی گورنمنٹ فیئر پرائس شاپ لاہور بھیجی گئی اور باقی سٹاک بطور برووڈ (انڈے دینے والی مچھلی) استعمال کیا گیا۔اس فارم میں 6,12,000 بچہ مچھلی کی پرورش کی گئی بعدازاں اس میں سے 67,000 بچہ مچھلی پرائیویٹ فش فارمز کو بیچا گیا جس سے مبلغ 81,200 روپے کی آمدنی ہوئی اور باقی بچہ مچھلی چشمہ جھیل میں سٹاک کیا گیا۔

(ج) اس فارم سے سال 09-2008 میں 1,72,000 روپے کی آمدن ہوئی اور تقریباً 1,50,000 روپے مالیت کی مچھلی بطور برووڈ فش (انڈے دینے والی مچھلی) استعمال کی گئی۔اخراجات کا تخمینہ 2,53,869 روپے ہے۔یہ فش فارم مچھلی کی فروخت کے ساتھ کثیر تعداد میں پونگ تیار کر کے ارزاں نرخوں پر فش فارمز کو مہیا کرتا ہے اور قدرتی پانیوں میں بھی سٹاکنگ کرتا ہے۔

(د) مچھلی کی افزائش و پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کسانوں کو مفت فنی مشورہ جات دیتا ہے نیز ارزاں نرخوں پر قابل کاشت اقسام کی مچھلیوں کا پونگ فراہم کرتا ہے۔علاوہ ازیں محکمہ نے کئی ترقیاتی سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جن میں زیادہ منافع بخش مچھلیاں سول اور سنگھاڑی کی افزائش شامل ہے۔اس کے علاوہ کئی ریسرچ پروگرام شروع کئے ہیں جن میں مچھلی کی سستی خوراک اور فی ایکڑ مچھلی کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے مچھلیوں پر تجربات ہو رہے ہیں۔ محکمہ ماہی پروری پنجاب نے میانوالی میں ایک بڑی ترقیاتی سکیم Development of Fisheries in Chasma Barrage & Establishment of Biodiversity Hatchery شروع کی ہے جس سے بچہ مچھلی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور چشمہ جھیل کی سٹاکنگ کے علاوہ پرائیویٹ فش فارموں کے لئے بھی بچہ دستیاب ہوگا۔

چڑیا گھر لاہور۔کنٹین اور سٹالز کے ٹھیکہ جات کی تفصیل

*6369: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 09-2008 میں چڑیا گھر لاہور کی کنٹین اور دیگر سٹالز وغیرہ کے ٹھیکہ جات کے لئے ٹینڈر ہوئے اگر اخبار میں اشتہار ہوا تو اخبار کا نام، تراشہ اور ٹینڈر جمع کرانے والوں کے نام، پتاجات اور ٹینڈر میں منظور ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 09-2008 کے ٹھیکہ کی رقم کی آمدن / اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور چڑیا گھر کی کنٹین اور دیگر سٹالز کے ٹھیکہ جات کے لئے جولائی 2007 میں ٹھیکہ جات عرصہ دو سال (1-7-2007 تا 30-06-2009) کے لئے بذریعہ اخبار اشتہار دیا گیا جو کہ روزنامہ "دن" اور روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوئے جس کا تراشہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔چھ فرموں نے کنٹین کے ٹھیکہ کی شرائط نیلام خریدی تھیں جبکہ درج ذیل چار فرموں نے بولی میں حصہ لیا تھا جن کے نام و پتا درج ذیل ہیں:

1- ابرار حسین ولد فقیر حسین، قائداعظم پارک کوٹ لکھپت لاہور

2- عابد چودھری ولد چودھری علی محمد، مکان نمبر 1 گلی نمبر 8 رچناٹاؤن شاہدرہ لاہور

3- محمد منشاء تارڑ ولد متعلی خان مانو چک ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
4- بابر علی ولد محمد شریف ہڈیالہ ڈاک خانہ قلعہ ستار شاہ تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ

ٹھیکہ کی منظور کردہ رقم کی تفصیل

سب سے زیادہ بولی میسرز عابد چودھری ولد چودھری علی محمد، مکان نمبر 1 گلی نمبر 8 رچناٹاؤن شاہدرہ لاہور نے دی جو کہ مبلغ 96 لاکھ روپے برائے مالی سال 09-2007 کے لئے تھے جو بعد ازاں گفت وشنید کے بعد بڑھ کر مبلغ ایک کروڑ 17 لاکھ روپے ہو گئی۔

(ب) ٹھیکہ برائے کنٹین سال 09-2007 (2007-07-01 تا 2009-06-30) عرصہ دو سال سے حاصل ہونے والی آمدن ایک کروڑ 17 لاکھ روپے ہے۔چڑیا گھر ایک خود مختار ادارہ ہے جو اپنے تمام اخراجات خود پورے کرتا ہے۔یہ آمدن بھی چڑیا گھر کے مختلف ذرائع آمدن میں سے ایک ہے جن سے چڑیا گھر کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

ضلع گجرات، جنگل کے رقبہ اور لکڑی فروخت کی تفصیل

*6407: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں جنگل کتنے رقبے پر ہے؟

(ب) ضلع گجرات میں یکم مارچ 2008 سے 2010 تک جنگل سے کتنی لکڑی فروخت کی گئی اور کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) مارچ 2008 سے آج تک کتنا نیا جنگل لگایا گیا، اس پر کل کتنا خرچ آیا اور کس کس جگہ لگایا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گجرات میں جنگلات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

بیلہ جات	سڑکات	انہار
4318 ایکڑ	192 کلومیٹر	62 میل

(ب) ضلع گجرات میں یکم مارچ 2008 سے 10۔جون 2010 تک 2862 درختان از قسم شیشم، کیکر و دیگر نیلام کئے گئے اور ان درختان سے مبلغ ایک کروڑ اکیاسی لاکھ تراسی ہزار روپے کی محکمہ کو آمدن ہوئی۔

(ج) ضلع گجرات میں مارچ2008 سے آج تک 840 ایونیو میل رقبہ پر نئی شجرکاری کی گئی اور اس پر تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے خرچ ہوئے اور جس جگہ پر نیا جنگل لگایا گیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	سائیٹ	آرڈی نمبر	کل رقبہ
1	2008-09	اپر جہلم کینال	90تا149 دائیں جانب	300ایونیو میل
			260تا290 دائیں و بائیں جانب	
2	2008-09	اپر جہلم کینال	425تا427 بائیں جانب	200ایونیو میل
			436تا441 بائیں جانب	
3	2009-10	اپر جہلم کینال	390تا396 دائیں جانب	200ایونیو میل
4	2009-10	اپر جہلم کینال	295تا325 دائیں و بائیں جانب	65ایونیو میل
5	2009-10	اپر جہلم کینال	418تا427 بائیں جانب	75ایونیو میل
				840ایونیو میل

تحصیل چونیاں، محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*7095: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چونیاں میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ واقع ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر درخت کتنے پر خودرو پودے ہیں؟

(ج) سال09۔2008 اور10۔2009 کے دوران محکمہ نے اس ضلع میں شجرکاری پر کتنی رقم خرچ ہوگی؟

(د) ان سالوں کے دوران کون کون سے پودے کس کس جگہ لگائے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تحصیل چونیاں میں جنگلات کا رقبہ 12510 ایکڑ ہے جس پر چھانگا مانگا کا نہری ذخیرہ ہے جس پر مختلف اقسام کے درختوں کی شجرکاری کی گئی ہے۔

(ب) صرف سات ایکڑ پر خودرو درخت ہیں باقی تمام رقبہ پر لگائے گئے درختان موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں شجرکاری پر جو رقم خرچ ہوئی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال2008-09 ایک کروڑ اکتالیس لاکھ اکہتر ہزار روپے

سال2009-10 نوے لاکھ سٹر سٹھ ہزار روپے

(د)

سال	جگہ مقام / شجر کاری	قسم پودہ جات
سال2008-09	نہری ذخیرہ چھانگا مانگا پلانٹیشن	شیشم، سرس، کیکر وغیرہ
	ایم پی ایل کینال اور بی آر بی کینال	شیشم، کیکر
سال2009-10	نہری ذخیرہ چھانگا مانگا پلانٹیشن	----ایضاً----
	کٹورہ برانچ	----ایضاً----

چڑیا گھر بہاولپور کا قیام ودیگر تفصیلات

*7679: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر بہاولپور کب قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس میں کون کون سے پرندے اور جانور ہیں؟

(ج) اس کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) ان پرندوں / جانوروں کو خوراک فراہم کرنے کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس میں پرندوں / جانوروں کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) شیروں کی تعداد میں کمی کی وجہ کیا ہے نیز اس جگہ شیروں کی نسل کشی کیوں نہیں ہوتی حالانکہ پہلے یہاں پر نسل کشی ہوتی تھی؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور چڑیا گھر کا پرانا نام شیر باغ تھا اس کا نام تبدیل کرنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس کا یہ تاریخی نام بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ح) اس میں عوام الناس کو کون کون سی سہولیات میسر ہیں نیز حکومت ان سہولیات میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ط) حکومت اس چڑیا گھر کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) چڑیا گھر بہاولپور 1942 میں قائم ہوا ہے۔

(ب) جانوروں اور پرندوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

جانوران: شیر، ٹائیگر، بھیڑیا، مختلف اقسام کی بلیاں، کالا ریچھ، بھورا ریچھ، گیدڑ، بندر، لنگور، کینگرو، زیبرا، نیل گائے، چیتل ہرن، پاڑہ ہرن، چنکارہ ہرن، کالا ہرن، مفلن، خرگوش، سیہ خاردار۔

پرندگان: کونج، حواصل، دیسی بطخ، گھ، روسی بطخ، مرغابی، پیرو، نیلے مور، چترا مور، کالے مور، کیرولین بطخ، سفید مور، رنگنیکڈ فیزنٹ، گرین فیزنٹ، سلور فیزنٹ، سفید رنگنیکڈ فیزنٹ، بھوراتیتر، کوئل، چکور، طوطے، کاکاٹیل، پیرو، قمرے، جنگل فاؤل، گنی فاؤل

(ج)

سال	آمدن	اخراجات
2009-10	79,22,000/-	1,64,50,000/-
2010-11(جولائی تا دسمبر2010)	45,71,000/-	97,68,000/-

(د) خوراک کی فراہمی کا ٹھیکہ بذریعہ ٹینڈر میسرز دین محمد ولد چاولہ کو دیا گیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے بلکہ یہاں پر جانوروں / پرندوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

(و) شیروں کی تعداد میں کمی نہیں، بلکہ اضافہ ہوا ہے نیز یہاں سال2009-10 میں دو شیروں کی افزائش ہوئی ہے اور مزید افزائش کامیابی سے جاری ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے۔یہ چڑیا گھر ہی کہلاتا تھا جو5۔شیر باغ میں واقع ہے۔

(ح) چڑیا گھر بہاولپور میں عوام الناس کی سہولت کے لئے بنچز، جھولے، واٹر کولرز، کیفے ٹیریا، ٹائلٹ، گفٹ شاپ اور پارکنگ فراہم کی گئی ہیں۔ نیز وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ پنجاب ان سہولتوں میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔مثلاً ٹائلٹ، ٹف ٹائل فٹ پاتھ وغیرہ

(ط) حکومت اس چڑیا گھر کی بہتری کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

چڑیا گھر میں ڈویلپمنٹ سکیم "Improvement/Rehabilitation of Bahawalpur Zoo" کے تحت تعمیراتی کام ہو رہے ہیں، جس کے تحت نئے دیسی خوبصورت جانوروں اور پرندوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ مثلاً کالا ہرن، مور اور نئی تعمیرات مثلاً میوزیم کی تجدید، بندر گھر، مگرمچھ گھر کی تجدید مکمل کی جائیں گی۔

لال سوہانرا پارک بہاولپور میں کی گئی شجر کاری کی تفصیلات

*7957: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لال سوہانرا پارک بہاولپور میں کتنے رقبہ پر درخت ہیں اور کس کس قسم کے ہیں؟

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم سے کتنے رقبہ پر شجر کاری کی گئی؟

(ج) اس سال کتنے رقبہ پر شجر کاری کا منصوبہ ہے؟

(د) اس پارک میں اس وقت کتنی سوختہ لکڑی کہاں کہاں کب سے پڑی ہے اور کون کون سی ناکارہ مشینری کھڑی ہے؟

(ہ) اس سوختہ لکڑی اور ناکارہ مشینری کی نیلامی کا ذمہ دار کون ہے اور کب تک یہ نیلامی ہو گی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک میں 18430 ایکڑ رقبہ پر نہری جنگل ہے جس میں شیشم، کیکر، سفیدہ، جنڈ اور فراش وغیرہ کے درخت ہیں۔ اس کے علاوہ باقی ماندہ رقبہ 144138 ایکڑ پر قدرتی جنگل از قسم جنڈ، فراش، پیلو، کریر، لئی وغیرہ موجود ہے۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں شجر کاری کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	رقبہ (ایکڑ)	خرچ شدہ رقم
2008-09	100.00ایکڑ	-/9,00,000روپے
2009-10	125.00ایکڑ	-/37,03,089روپے

(ج) لال سوہانرا نیشنل پارک میں اس سال 11-2010 میں 167 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کرائی گئی۔

(د) 2 لاکھ 56 ہزار معکسر فٹ سوختہ لکڑی لال سوہانرا سب ڈویژن، لاڈم سر-1 رینج اور لاڈم سر-11 رینج کے جنگلات میں پڑی ہے اور پارک میں اس وقت کوئی ناکارہ مشینری نہ ہے۔

(ہ) سوختہ لکڑی کی نیلامی کے لئے گورنمنٹ نے باقاعدہ کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس میں ڈی ایف او لال سوہانرا چیئرمین، جبکہ بہاولپور سرکل کے باقی DFOs ناظم جنگلات ڈویلپمنٹ اینڈ ورکنگ پلان ملتان اور نمائندہ کمشنر بہاولپور ممبران ہیں۔ کمیٹی ہر ماہ کی 6 اور 23 تاریخ کو باقاعدہ نیلام کرتی ہے۔

ضلع سرگودھا۔محکمہ کا رقبہ وتالابوں کی تفصیلات

*8031:جناب اعجاز احمد کاہلوں :کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے ؟

(ب) کتنے تالاب ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے ؟

(ج) 10۔2009 سے آج تک اس ضلع میں کتنا پونگ تیار کیا گیا اور کتنا فروخت کیا گیا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں آج تک کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر شکایات موصول ہوئیں اور کن کن کے خلاف انکوائریاں ہوئیں اور ان کو کیا کیا سزائیں ہوئیں ؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ماہی پروری کے چار نرسری یونٹس مختلف جگہوں پر قائم ہیں جن کا کل رقبہ 274 کنال ہے۔یہ نرسری یونٹس بھلوال، چک نمبر93 شمالی، بھاگٹانوالہ اور شاہ پور صدر ضلع سرگودھا میں قائم ہیں۔

(ب) ان نرسری یونٹس پر تالابوں کی کل تعداد 36 ہے۔ تالابوں کے علاوہ یہاں دفتر، آفیسر واہلکاران کی رہائش گاہیں بھی ہیں جبکہ باقی رقبہ پر مچھلیوں کی خوراک کے لئے چارہ وغیرہ کاشت کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی بھی دیگر خالی رقبہ نہ ہے۔

(ج) سال10-2009 سے آج تک ان نرسری یونٹس پر46لاکھ 71ہزار پونگ پیدا کیا گیا جس میں سے 6لاکھ 94ہزار پونگ /بچہ مچھلی پرائیویٹ فش فارمرز کو سرکاری نرخوں پر فروخت کیا گیا جبکہ باقی پونگ /بچہ مچھلی محکمہ کی پالیسی کے مطابق قدرتی پانیوں میں سٹاک کر دیا گیا۔

(د) اس ضلع میں تعینات ملازمین کی کل تعداد50 ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ میں صرف ایک اہلکار مسٹر محمد اسلم جونیئر کلرک کے خلاف فنڈز میں مالی بے ضابطگیوں اور مسلسل غیر حاضری کے الزام میں انکوائری کروائی گئی جس میں مذکورہ اہلکار کے خلاف جرم ثابت ہونے پر اسے نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔

ضلع سرگودھا-محکمہ کا رقبہ وجنگلات کی تفصیلات

*8032:جناب اعجاز احمد کاہلوں:کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھامیں محکمہ کا کل کتنارقبہ کس کس جگہ ہے،اس وقت کتنے رقبہ پر جنگل ہے کتنا خالی پڑاہےاور کتنارقبہ کن کن ناجائزقابضین کے پاس ہے؟

(ب) کیاحکومت ان ناجائزقابضین سے رقبہ واگزار کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب؟

(ج) محکمہ جنگلات سرگودھاکو10-2009میں کل کتنی آمدن ہوئی؟

وزیرجنگلات،جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سرگودھافارسٹ ڈویژن میں درج ذیل رقبہ جات ہیں-

نمبر شمار	نام پلانٹیشن	کل رقبہ
1	کینال سائیڈپلانٹیشن(K.M)	2093
2	روڈسائیڈپلانٹیشن(K.M)	365
3	ریل سائیڈپلانٹیشن(K.M)	137
4	بیلہ پلانٹیشن(Ac)	98
5	چک پلانٹیشن(Ac)	05

ناجائزقابضین کے پاس محکمہ جنگلات کااس ڈویژن میں کوئی رقبہ نہ ہے-ضلع سرگودھاکی تمام تحصیل ہائے میںLinearرقبہ جات ہیں جبکہ بیلہ جات تحصیل ساہ پوراور ساہیوال میں ہیں-19/SB چک پلانٹیشن تحصیل کوٹ مومن ہے-شجرکاری شدہ اور خالی رقبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام پلانٹیشن	کل رقبہ	کاشت شدہ رقبہ	خالی رقبہ
1	کینال سائیڈپلانٹیشن(K.M)	2039	1290	803
2	روڈسائیڈپلانٹیشن(K.M)	365	131	234
3	ریل سائیڈپلانٹیشن(K.M)	137	42	95
4	بیلہ پلانٹیشن(Ac)	98	86	10
5	چک پلانٹیشن(Ac)	05	–	05

(ب) حکومت کاکوئی رقبہ ناجائزقابضین کے پاس نہ ہے-

(ج) محکمہ جنگلات، سرگودھا فاریسٹ ڈویژن کو10-2009 میں کل آمدنی-/1,83,33,544 ہوئی-

ضلع قصور۔محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8039: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں کتنے رقبہ پر کس کس جگہ جنگلات ہیں اور ان میں کس کس قسم کے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) ان جنگلات میں 11-2010 کے دوران کل کتنے درخت لگائے گئے اور کتنے درخت کاٹے گئے، یہ لکڑی کن کن آفیسران کی زیر نگرانی فروخت کی گئی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ لکڑی فروخت کرنے سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا اگر ہاں تو کن کن اخبارات میں؟

(د) ان جنگلات سے 2005 سے اب تک کتنی آمدنی ہوئی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) قصور فارسٹ ڈویژن میں 12510 ایکڑ نہری ذخیرہ اور 996 میل (linear) پلانٹیشن کے جنگلات ہیں اور زیادہ تر شیشم، کیکر، توت وغیرہ کے درخت ہیں۔

(ب) قصور فاریسٹ ڈویژن میں سال 11-2010 میں 165100 نئے پودے لگائے گئے اور 8074 درختوں کی محکمانہ طور پر کٹائی کروائی گئی۔ لکڑی مندرجہ ذیل افسران کی کمیٹی کے زیر نگرانی فروخت کی گئی:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی
1	محمد صدیق ڈوگر	مہتمم جنگلات	18	مہتمم جنگلات، قصور فاریسٹ ڈویژن چھانگا مانگا
2	ملک عبدالغفار خان	مہتمم جنگلات	18	مہتمم اوکاڑہ فاریسٹ اوکاڑہ
3	چودھری حیات حسن	نائب مہتمم جنگلات	17	مہتمم جنگلات لاہور / شیخوپورہ فاریسٹ ڈویژن
4	مشتاق علی گوہر	مہتمم جنگلات	18	ڈائریکٹر مارکیٹنگ لاہور

(ج) لکڑی فروخت کرنے سے قبل مندرجہ ذیل اشتہار دیئے گئے۔

نمبر شمار	نام اخبار	تاریخ
1	روزنامہ "دن"	02-06-2010
2	روزنامہ "نوائے وقت"	01-06-2010

(د) سال06-2005 سے2011 تک قصور فاریسٹ ڈویژن کی آمدنی درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال		آمدن
1	2005-06		76057898
2	2006-07		61027728
3	2007-08		79505255
4	2008-09		65714080
5	2009-10		61472388
6	2010-11	(Up to 01/2011)	27377176

ضلع قصور میں محکمہ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8051: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے تالاب ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) 2009-10 سے آج تک اس ضلع میں کتنا پونگ تیار کیا گیا اور کتنا فروخت کیا گیا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ سے آج تک کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر شکایات ہوئیں اور کن کن کے خلاف انکوائریاں ہوئیں اور ان کو کیا کیا سزائیں ہوئیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع قصور محکمہ ماہی پروری پنجاب کا کل رقبہ 144 کنال 16 مرلہ ہے جس پر دو نرسری یونٹس قائم ہیں جن میں فش سیڈ نرسری یونٹ گنڈا سنگھ والا اور فش سیڈ نرسری یونٹ سندھواں شامل ہیں۔

(ب) فش سیڈ نرسری یونٹ گنڈا سنگھ والا میں 13 تالاب ہیں اور کوئی رقبہ خالی نہ ہے جبکہ فش سیڈ نرسری یونٹ سندھواں میں 21 تالاب ہیں اور کوئی رقبہ خالی نہ ہے۔

(ج) فش سیڈ نرسری یونٹ گنڈا سنگھ والا میں سال 2009-10 سے آج تک 3,80,000 پونگ / بچہ مچھلی پیدا کیا گیا۔ جس میں سے 3,20,000 بچہ مچھلی فروخت کیا گیا جبکہ فش سیڈ نرسری یونٹ سندھواں میں 4,05,000 پونگ / بچہ مچھلی پیدا کیا گیا جس میں سے 46548 بچہ

مچھلی فروخت کیا گیا جبکہ باقی پونگ / بچہ مچھلی محکمہ کی پالیسی کے مطابق قدرتی پانیوں میں سٹاک کیا گیا۔

(د) ضلع قصور میں محکمہ ماہی پروری کے کل 27 ملازمین تعینات ہیں۔

(ہ) مذکورہ عرصہ سے آج تک ضلع قصور میں کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول ہوئی انکوائری ہوئی اور نہ ہی سزا دی گئی۔

صوبہ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*8075: میاں نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں جنگلی حیات پائی جاتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کون کون سی جنگلی حیات صوبہ پنجاب کے کس کس علاقے میں پائی جاتی ہے؟

(ب) حکومت صوبہ پنجاب میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کون کون سے مناسب اقدامات اٹھا رہی ہے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے مختلف ڈویژن / اضلاع میں پائی جانے والی جنگلی حیات حسب ذیل ہے:-

علاقے (ڈویژن / اضلاع)	جنگلی حیات
لاہور	خرگوش، جنگلی سور، جنگلی بلی، گیدڑ، سیہ، نیولا۔
شیخوپورہ	پاڑہ، چیتل، مختلف اقسام کے سانپ کوبرا
اوکاڑہ	کریٹ وغیرہ، سیاہ و بھورا تیتر، فاختہ، مینا
قصور	کوئل، طوطے، چیلیں اور انواع واقسام کے دیگر
ننکانہ صاحب	پرندے وغیرہ
فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ	جنگلی خرگوش، جنگلی سور، گیدڑ، چھپکلی، سیہ، کنڈیالا، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، نیولا۔ تیتر، سیاہ و بھورا تیتر، ٹوٹرو، جنگلی کبوتر، فاختہ، مینا، لالی، بلبل، طوطے، کوئل، شکرا، لکڑ، کمادی کوا، بلرز، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع اقسام کے چہچہانے والے پرندے
گوجرانوالہ، حافظ آباد۔ گجرات، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین	جنگلی سور، جنگلی بلی، گیدڑ، جنگلی خرگوش، سیہ، نیولا، چھپکلی، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، سیاہ و بھورا تیتر، بٹیر، تلیر، فاختہ، ٹوٹرو، جنگلی، کبوتر، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع واقسام کے چہچہانے والے پرندے

سرگودھا۔میانوالی۔بھکر۔میانوالی	جنگلی سور، جنگلی بلی، بھیڑیا، جنگلی خرگوش، اڑیال، چنکارہ، سیوٹ بلی، نیولا، چھپکلی، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، سیاہ و بھوراتیتر، فاختہ، جنگلی کبوتر، سیسی، مینا، چکور۔ ببلرز، لالی، مرغابیاں، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع واقسام کے چہچہانے والے پرندے
ملتان۔وہاڑی۔خانیوال۔پاکپتن۔ساہیوال۔لودھراں	صحرائی، خرگوش، جنگلی بلی، سور، گیدڑ، نیولا، سیہ، چھپکلی، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، سیاہ و بھوراتیتر، فاختہ، ٹوٹرو، بٹیر، جنگلی کبوتر، مینا، لالی، بیلبر، نری پائی، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع واقسام کے چہچہانے والے
بہاولپور، بہاولنگر۔رحیم یار خان	کالاہرن، چنکارہ، نیل گائے، صحرائی خرگوش، سیہ، صحرائی لومڑی، جنگلی بلی، سور، نیولا، چھپکلی، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، وائپر، سیاہ و بھوراتیتر، تلور، مور، بھٹ تیتر، فاختہ، بلبل، طوطے، جنگلی کبوتر، مینا، لالی، بیلبر، ٹوٹرو، بٹیر، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع و اقسام کے چہچہانے والے پرندے
ڈیرہ غازی خان، لیہ۔راجن پور۔مظفر گڑھ	پاڑہ، سور، ڈولفن، جنگلی بلی، گیدڑ، نیولا، اود، بلاؤ، چھپکلی، صحرائی خرگوش، صحرائی لومڑی، مختلف سانپ کوبرا، کریٹ، پائتھن، پانی والے سانپ، سیاہ و بھوراتیتر، تلور، بھٹ تیتر، فاختہ، جنگلی کبوتر، مینا، لالی، بیلبر، مرغابیاں، گدھ مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع واقسام کے چہچہانے والے پرندے
راولپنڈی۔اٹک۔جہلم۔چکوال	اڑیال، گوڑل، بندر، لومڑی، تیندوا، کگڑ، پینگولن، (چیونٹی خور) جنگلی خرگوش، بھیڑیا، جنگلی بلی، سیوٹ بلی، گیدڑ، سیہ، نیولا، جنگلی سور، مختلف سانپ، کریٹ، بھوراتیتر، بیڑ، اڑن، گلہری، فیزنٹ، چکور، سیسی، جنگلی کبوتر، فاختہ، ٹوٹرو، ٹری پائی، مینا، لالی، ببلرز، ہاک، فالکن، مختلف اقسام کی چڑیاں، چیلیں اور انواع واقسام کے چہچہانے والے

(ب) حکومت نے صوبہ پنجاب میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے حسب ذیل اقدامات کئے ہیں:۔

1- غیر قانونی شکار کی روک تھام
2- گشت / سروے
3۔ چڑیا گھروں، پارکوں، گیم ریزروز اور سینکچوریز کا قیام
4- جنگلی جانوروں کی افزائش کا انتظام
5- جنگلی جانوروں کی دیکھ بھال، افزائش اور علاج معالجہ
6- بااعتماد ٹرانسپورٹ اور جدید اسلحہ کی فراہمی
7- پرائیویٹ گیم ریزروز۔ بریڈنگ سنٹر۔ نجی پارکس اور چڑیا گھروں کے قیام کی اجازت۔
8- جنگلی جانوران / پرندگان کی بقاء کا انتظام وانصرام
9- عوامی اگاہی بذریعہ اخبارات ورسائل اور مقامی لوگوں سے باہمی ربطہ
10- عوامی شرکت کے تحت جانوروں کے تحفظ کے اقدامات CBOs کا قیام
11- پروٹیکشن فورسز کا قیام: چولستان اور سالٹ رینج پروٹیکشن فورس
12- جنگلی حیات کے تحفظ میں مصروف قومی وبین الاقوامی اداروں سے تعاون اور مؤثر رابطہ

لاہور چڑیا گھر میں سؤروں کے سوائن فلو ٹیسٹ کی تفصیلات

*8142: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ لاہور چڑیا گھر میں سؤروں کے سوائن فلو کے ٹیسٹ نہیں ہو سکے کیونکہ لاہور چڑیا گھر میں سوائن فلو کے ٹیسٹ کرنے کی سہولت میسر نہیں ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

یہ جزوی طور پر درست ہے۔ سؤروں کے سوائن فلو کے ٹیسٹ 2009 میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد سے کروائے گئے تھے اور یہ منفی ثابت ہوئے۔

ضلع قصور۔چھانگا مانگا جنگل سے ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*8266: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 11-2010 میں چھانگا مانگا جنگل سے کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) چھانگا مانگا سمیت ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کا کتنا سٹاف ہے اور کس کس گریڈ کے ہیں، کتنے مستقل اور کتنے عارضی ملازم ہیں؟

(ج) ضلع قصور میں جنگلی حیات کے تحفظ اور فروغ کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سال 11-2010 میں ماہ اپریل تک -/39672842 روپے کی آمدنی ہوئی۔

(ب) قصور فارسٹ ڈویژن میں سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام پوسٹ	تعداد پوسٹ	گریڈ	کیفیت
1	ڈی ایف او	1	18	مستقل
2	نائب مہتمم جنگلات	2	17	مستقل
3	رینج فارسٹ آفیسر	3	16	مستقل
4	ہیڈ کلرک	1	14	مستقل
5	سینئر کلرک	2	9	مستقل
6	جونیئر کلرک	9	7	مستقل
7	سٹینو	1	12	مستقل
8	جیپ ڈرائیور	2	6	مستقل

9	ٹریکٹر ڈرائیور	3	5	عارضی
10	لاگ لوڈر ڈرائیور	1	5	مستقل
11	انجن ڈرائیور	5	5	مستقل
12	دائی	1	3	مستقل
13	ڈاکٹر	1	17	مستقل
14	ڈسپنسر	1	6	مستقل
15	الیکٹریشن	1	5	مستقل
16	ٹیوب ویل آپریٹر	7	3	مستقل
17	پٹواری	1	5	مستقل
18	فائر مین	5	2	مستقل
19	مکینک	2	5	مستقل
20	بوٹ مین	1	5	مستقل
21	لوہار	1	5	عارضی
22	لیک اٹنڈنٹ	1	2	مستقل
23	پارک سپروائزر	1	9	مستقل
24	گینگ میٹ	2	2	مستقل
25	لفٹ پمپ آپریٹر	2	4	مستقل
26	مالی	6	2	مستقل
27	خانساماں	2	2	مستقل
28	سویپر	5	2	مستقل
29	چوکیدار	19	2	مستقل
30	نائب قاصد	10	2	مستقل
31	ڈاک رنر	2	2	مستقل
32	فاریسٹر	23	11	مستقل
33	فارسٹ گارڈ	117	9	مستقل

(ج) محکمہ جنگل کے ضلع اور تحصیل لیول پر اسپیشل ریڈ پارٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو غیر قانونی شکار کرنے والے کو پکڑتی ہیں اور محکمانہ قواعد کے مطابق قانونی کارروائی کرتے ہیں۔چھانگا مانگا میں بریڈنگ سنٹر بنایا گیا ہے جہاں جانوروں / پرندوں کی افزائش کی جاتی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب، محکمہ کے رقبہ کی تفصیلات

*8274: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل ننکانہ صاحب اور تحصیل شرقپور شریف میں دریائے راوی کے کنارے محکمہ جنگلات کا ہزاروں ایکڑ رقبہ موجود ہے، اگر ہاں تو ہر تحصیل میں موضع وار محکمہ جنگلات کے ملکیتی رقبہ کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا رقبہ میں سے کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور کتنے رقبہ پر دیگر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، موضع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل ننکانہ صاحب اور تحصیل شرقپور دریائے راوی کے کنارے محکمہ جنگلات کا ہزاروں ایکڑ رقبہ موجود ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1)	بچیکی	1258ایکڑ
2)	ٹھاکرے	517ایکڑ
3)	ٹھٹریاں	162ایکڑ
4)	جھوکRF	3072ایکڑ
5)	فیض پور	217ایکڑ
6)	سادعانوالی	367ایکڑ
7)	کوروٹانہ	359ایکڑ
8)	کٹارقبہ	48ایکڑ
	ٹوٹل رقبہ	6000ایکڑ

(ب) کل 6000 ایکڑ رقبہ میں سے 5985 ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے۔15 ایکڑ رقبہ پر لوگوں کا قبضہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

بچیکی / ٹھاکرے 15ایکڑ

(ج) جی ہاں۔محکمہ ریونیو مورخہ 20-5-2012 کو موقع پر ڈیمارکیشن کرے گا۔

محکمہ جنگلات کی اراضی کی تفصیلات

*8513: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جنگلات کی صوبہ میں کل اراضی کتنی ہے؟
(ب) کتنے رقبے پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ غیر آباد / بنجر ہے؟
(ج) کتنے رقبے پر خودرو پودے ہیں؟
(د) محکمہ جنگلات کی سال10۔2009 اور11۔2010 کی کل آمدن بتائیں نیز ان سالوں کے اخراجات بھی سال وار بتائیں؟
(ہ) محکمہ کو کن کن ذرائع سے آمدن ہوئی ہے؟
(و) حکومت محکمہ جنگلات کی آمدن بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ میں جنگلات کا کل رقبہ 1.6 ملین ایکڑ پر مشتمل ہے۔
(ب) صوبہ بھر میں 1.45 ملین ایکڑ رقبہ پر درخت موجود ہیں اور باقی 0.15 ملین ایکڑ رقبہ خالی ہے جس پر شجرکاری کی جا رہی ہے۔
(ج) جنگلات کے رقبہ میں خودرو پودے بہت کم ہوتے ہیں (کانہ، مسکٹ وغیرہ) زیادہ تر محکمہ خود جنگل کاری کرتا ہے۔
(د) محکمہ جنگلات کی 10-2009 اور 11-2010 کی سال کی آمدن اور اخراجات درج ذیل ہیں:-

سال	آمدن (ملین)	اخراجات (ملین)
2009-10	1159.506	1128.650
2010-11	1146.316	1419.719

(ہ) ٹمبر، بالن، کانا، گھاس وغیرہ کی فروخت سے محکمہ کو آمدن حاصل ہوتی ہے۔
(و) محکمہ جنگلات ہر سال حکومت پنجاب کی طرف سے مختص شدہ وسائل میں رہتے ہوئے سرکاری جنگلات کے ساتھ ساتھ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں، دوسرے محکمہ جات اور نجی زمینوں پر شجرکاری کرتا ہے جس سے پورے صوبہ میں ٹمبر اور بالن کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ رقبہ پر شجرکاری اور درختوں کی بہتر نگہداشت کر کے آمدن بڑھائی جاتی ہے۔

ضلع وہاڑی، وائلڈلائف پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8650: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں قائم وائلڈلائف پارک کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے جانور ہیں؟

(ج) کیا حکومت پارک میں مزید جانور مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور عہدوں سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) وہاڑی میں قائم وائلڈلائف پارک کا رقبہ 15 ایکڑ 06 مرلہ ہے-

(ب) وہاڑی وائلڈلائف پارک میں حسب ذیل جانور ہیں-

نیل گائے، چیتل ہرن، کالا ہرن، پاڑہ ہرن، شیر، بندر، گیدڑ، خرگوش، مرغابی، فیزنٹ، مور، کونج، جنگلی کبوتر، طوطے، تیتری

(ج) فی الحال کوئی ارادہ نہیں-

(د) ملازمین کی تعداد اور عہدے حسب ذیل ہیں-

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل	تعداد	تعینات	خالی اسامی
1	ڈسٹرکٹ وائلڈلائف آفیسر	17	01	ضلع وہاڑی	NIL
2	سپروائزر	14	02	وائلڈلائف پارک وہاڑی	01

صوبہ پنجاب میں سرکاری جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8747: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں سرکاری جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) مذکورہ جنگلات کے کتنے رقبے پر کارآمد درخت موجود ہیں اور جنگلات کا کتنا رقبہ خالی پڑا ہے جس پر قیمتی درخت کاشت کرکے اربوں روپے کمائے جا سکتے ہیں؟

(ج) کیا چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ فیصل آباد نئے تعمیر شدہ روڈ کے آس پاس حکومت قیمتی اور بارآور درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا کل رقبہ 1.6 ملین ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں 1.45 ملین ایکڑ رقبہ پر درخت موجود ہیں اور باقی 0.15 ملین ایکڑ رقبہ خالی ہے جس پر شجر کاری کی جا رہی ہے۔

(ج) جی ہاں چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ فیصل آباد میں نئے تعمیر شدہ روڈ کے آس پاس حکومت قیمتی اور بارآور درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سال 2010، سیلاب کے دوران دریائے جہلم کے کناروں پر اکٹھی ہونے والی لکڑی کی تفصیلات

*8788: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2010 کے سیلاب اور طوفانی بارشوں سے اربوں روپے کی عمارتی لکڑی دریائے جہلم کے کناروں پر آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام لکڑی محکمہ جنگلات نارتھ ڈویژن کے ڈی ایف او اور ایس ڈی او کلر سیداں بلاک آفیسر چوا خالصہ ریور بلاک کی سرپرستی میں اکٹھی کی گئی اور موقع پر بولی لگا کر فروخت کر دی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بولی سے وصول شدہ رقم ان افسروں کی ذاتی جیبوں میں چلی گئی؟

(د) کیا اس فراڈ کا علم اعلیٰ حکام کو نہیں ہوا حالانکہ اس کے متعلق اخبارات میں خبریں اور اشتہارات بھی دیئے گئے اگر یہ بات ان کے علم میں آئی ہے تو کوئی انکوائری کروائی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مورخہ 27، 28، 29۔ جولائی 2010 کو شدید بارشوں کی وجہ سے دریائے جہلم میں اونچے درجے کا سیلاب آیا جس میں محکمہ جنگلات آزاد کشمیر کی لکڑی بہہ کر منگلا جھیل (دریائے جہلم) کے ایریا میں آگئی جسے محکمہ جنگلات آزاد کشمیر نے اکٹھا کیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ کوئی آفیسر یا ملازم کسی فراڈ میں ملوث پایا گیا۔ناظم جنگلات راولپنڈی نے تین مہتمم جنگلات پر مشتمل انکوائری کمیٹی بنائی جنہوں نے علاقہ کا دورہ کیا اور اس بات کا تعین کیا کہ محکمہ جنگلات پنجاب نے کوئی لکڑی اکٹھی کی اور نہ ہی نیلام کی۔

ضلع فیصل آباد۔جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8879: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے پاس کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر جنگلات لگائے گئے ہیں، ان جنگلات میں کتنے تیار (mature) ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے ہر ضلع میں خالی زمین پر جنگلات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 940 ایکڑ compact، 272.65 کلو میٹر روڈ سائڈ، 1967.63 کینال سائیڈ اور 145 کلو میٹر ریل سائیڈ محکمہ جنگلات کے پاس ہے۔

(ب) اس میں سے 1967.63 کلو میٹر کینال سائیڈ اور 272.65 کلو میٹر روڈ سائیڈ پر پہلے جنگلات لگائے گئے تھے جو تقریباً 50 فیصد کامیاب mature ہو چکے ہیں۔

(ج) ہاں۔

چھانگا مانگا کے جنگلات کی تفصیلات

*8930: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھانگا مانگا میں اس وقت کل کتنے رقبے پر جنگلات ہیں؟

(ب) چھانگا مانگا میں 10-2009 کے دوران کتنے پودے لگائے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چھانگا مانگا کے جنگلات روز بروز کم ہو رہے ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) قصور فارسٹ ڈویژن چھانگا مانگا میں نہری ذخیرہ 12510 ایکڑ اور 996 میل رقبہ پر لینیئر پلانٹیشن کے جنگلات ہیں۔

(ب) قصور فارسٹ ڈویژن چھانگا مانگا میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مندرجہ ذیل پودے لگائے گئے:-

سال	جگہ	تعداد پوداجات
2008-09	نہری ذخیرہ چھانگا مانگا پلانٹیشن	464054
2008-09	شجرکاری برلب سڑکات وانہار	323861
2009-10	نہری ذخیرہ چھانگا مانگا پلانٹیشن	439656
2009-10	نہری ذخیرہ چھانگا مانگا پلانٹیشن	175700

(ج) محکمہ جنگلات حکومت پنجاب قصور فارسٹ ڈویژن چھانگا مانگا جنگل میں ہر سال تقریباً 500-400 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کرتا ہے اور زیادہ تر شیشم، توت، سفیدہ اور سمبل کے جنگلات لگائے جارہے ہیں جو نہ صرف ماحول کی برتری کا ذریعہ ہیں بلکہ جنگل کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث ہیں۔جنگل کو ہرا بھرا کرنے کے لئے محکمہ ہر وقت کوشاں ہے۔جہاں تک جنگل میں روز بروز کمی کا تعلق ہے یہ تاثر درست نہ ہے۔ شیشم کے کچھ درختان پچھلے چند سالوں میں شیشم ڈائی بیک بیماری کی وجہ سے سوکھے ہیں محکمہ نے اس طرف خصوصی توجہ دی ہے اور نئی شیشم کی نرسریاں اگانے کے لئے بیج حاصل کرنے اور بیج کو ادویات سے treat کرنے کے بعد لگا رہا ہے۔ان سے حاصل ہونے والی قلمات جو کہ فیلڈ میں لگائی جارہی ہیں سے شیشم ڈائی بیک کا تناسب پہلے کی نسبت انتہائی کم ہوگیا ہے۔

چھانگا مانگا کے جنگلات میں خالی رقبہ کی تفصیلات

*8931: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

چھانگا مانگا کے جنگلات میں کل کتنا رقبہ خالی ہے اور خالی رقبہ پر کب تک شجرکاری کر دی جائے گی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

قصور فارسٹ ڈویژن چھانگا مانگا میں 1290 ایکڑ رقبہ پر پودے لگانے کی ضرورت ہے۔ جونہی محکمہ کے پاس فنڈز دستیاب ہوں گے رقبہ پر شجر کاری کر دی جائے گی۔

ضلع وہاڑی، محکمہ جنگلات کی اراضی و دیگر تفصیلات

*8940: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات کی اراضی کہاں کہاں واقع ہے کتنی اراضی پر جنگل ہے اور کتنی خالی پڑی ہے؟

(ب) کتنی رقم سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران اس ضلع میں شجر کاری پر خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کل کتنے اور کون کون سے درخت کہاں کہاں لگائے گئے؟

(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی کہاں کہاں چوری ہوئی، کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان سے کتنی رقم اور لکڑی حاصل ہوئی؟

(ہ) کتنے سرکاری ملازمین کے خلاف لکڑی چوری کروانے پر محکمانہ کارروائی ہوئی؟

(و) کتنے لکڑی چوری کے مقدمات عدالتوں میں ریفر کئے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات (صوبائی) کا کوئی رقبہ نہ ہے۔

البتہ ضلع وہاڑی میں 1678 کلو میٹر انہار اور 322 کلو میٹر سڑکات کے کناروں پر کھڑے درختاں کا انتظام محکمہ جنگلات (صوبائی) کے ذمہ ہے۔

(ب) ضلع وہاڑی میں سال 2009-10 اور 2010-11 میں میگا پراجیکٹ کے تحت 175 ایونیو میل شجر کاری پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	نام رینج و سب ڈویژن	ضلع	تحصیل	ایونیو میل پلانٹنگ	اخراجات (رقم)	
2009-10	وہاڑی سب ڈویژن	وہاڑی	وہاڑی	150	226500	New Afforestation
2009-10	بورے والا رینج	وہاڑی	بورے والا	25	375000	New Afforestation
			میزان	175	2640000	
2010-11	وہاڑی سب ڈویژن	وہاڑی	وہاڑی	150	490600	Maintenance

(ج) سال10-2009 میں ضلع وہاڑی میں لگائے گئے درختان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام تحصیل	نام نہر	تعداد درختان	اقسام درختان
وہاڑی	پاکپتن کینال	1,09,500	شیشم، کیکر ودیگر
بورے والا	پاکپتن کینال	18,250	شیشم، کیکر ودیگر
	میزان	1,27,750	

سال11-2010 میں نئی شجرکاری بوجہ عدم دستیابی فنڈز نہ کروائی گئی ہے۔

(د) ضلع وہاڑی میں ان سالوں میں چوری کی گئی لکڑی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	نام تحصیل	تعداد درختان	FIRs	وصول کردہ جرمانہ و عوضانہ	بازیافتہ لکڑی
2009-10	وہاڑی	911	28	4,90,200	31,67,640
2009-10	بورے والا	181	13	8,31,110	15,28,660
	کل میزان	1092	41	13,21,310	46,96,300
2010-11	وہاڑی	443	12	5,52,100	19,38,900
2010-11	بورے والا	168	16	4,90,974	10,89,825
	کل میزان	611	28	10,43,074	51,06,540

(ہ) ضلع وہاڑی میں تعدادی39 ملازمین کے خلاف لکڑی چوری کے سلسلہ میں محکمانہ کارروائی کی گئی ہے۔

(و) سال10-2009 میں لکڑی چوری کے 934 مقدمات محکمانہ طور پر اور 41 بذریعہ پولیس عدالتوں کوارسال کئے گئے۔

سال11-2010 میں لکڑی چوری کے 220 مقدمات محکمانہ طور پر اور 28 بذریعہ پولیس عدالتوں کوارسال کئے گئے۔

محکمہ کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*8957: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بھکر، لیہ، میانوالی، اٹک، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) ان اضلاع میں جو درخت سیلاب کی وجہ سے خشک ہوئے یا ہورہے ہیں کیا حکومت ان کو نیلام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت ان اضلاع میں سیلاب کی وجہ سے جتنے جنگل کو نقصان پہنچا ان جگہوں پر دوبارہ درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ان اضلاع میں جنگلات کا کل رقبہ مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ضلع	رقبہ (ایکڑ)	انہار (ایونیو میل)	سڑکات (کلومیٹر)
1)	بھکر	10509	1044	321
2)	لیہ	26666	746	364
3)	میانوالی	37184	615	272
4)	اٹک	163448	-	441
5)	مظفر گڑھ	95437	1260	304
6)	رحیم یار خان	49158	3075	615
	ٹوٹل	382402	6740	2317

(ب) ان اضلاع میں کوئی درخت سیلاب کی وجہ سے خشک نہیں ہوئے لہذا نیلام کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

(ج) صرف ضلع مظفر گڑھ میں 1337 ایکڑ ایریا یا نئی شجر کاری کو سیلاب کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا جس کی بحالی بذریعہ ترقیاتی منصوبہ کی جارہی ہے۔

ضلع بہاولنگر۔ سڑکوں کے کناروں پر شجر کاری کرنے کی تفصیلات

*9195: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ ذیل سڑکوں کے دونوں کناروں پر درختوں کی تعداد برائے نام ہے جن میں شیشم کا ایک بھی درخت نہیں ؟

(1) بہاولنگر، ہارون آباد، فورٹ عباس روڈ

(2) بہاولنگر، چشتیاں، عارف والا روڈ

(3) عارف والا سے تمام سڑکیں جو ساہیوال جاتی ہیں

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں پر جو درخت تھے وہ محکمہ کی ملی بھگت سے چوری کر لئے گئے؟

(ج) کیا حکومت درختوں کی چوری کے معاملات کی انکوائری کروانے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کے کناروں پر شجرکاری کا خصوصی اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(1) بہاولنگر۔ہارون آباد، فورٹ عباس روڈ پر کل 3000 درخت موجود ہیں۔ جن میں 500 درخت شیشم کے ہیں۔

(2) بہاولنگر۔چشتیاں روڈ پر کل 4600 درخت موجود ہیں جن میں 100 درخت شیشم کے ہیں اور بہاولنگر، عارف والا روڈ پر کل 1558 درخت ہیں جن میں 389 درخت شیشم کے ہیں۔

(3) عارف والا سے ساہیوال جانے والی صرف ایک سڑک ہے جس پر درختان کی تعداد 2422 ہے جن میں شیشم کے درختوں کی تعداد 725 ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ سڑکوں پر 11580 عدد درختان موجود تھے اور 9 عدد درختان کی 4 عدد FIR تھانہ ساہیوال میں درج کروائی گئیں اور 51 عدد درختان کے کیسز عدالت ہائے میں برائے prosecution بجھوائے گئے ہیں۔ایک ملازم کو چوری درختان میں ملوث ہونے پر نوکری سے برخواست کر دیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ درخت چوری میں ملوث ایک ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی اور ملازمت سے برخاست کر دیا گیا لہذا مزید انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

(د) محکمہ جنگلات مذکورہ بالا سڑکات پر شجرکاری کا ارادہ رکھتا ہے۔سڑکوں کے کنارے پودے لگانے کی ایک ترقیاتی سکیم منظور ہو چکی ہے۔ جس کے تحت سال 2012-13 میں 50 ایونیومیل پر پودے لگانے ہیں۔جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے پودے لگا دیئے جائیں گے۔

ضلع بہاولنگر کی انہار کے کناروں پر شجرکاری کرنے کی تفصیلات

*9196: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ ذیل انہار کے دونوں کناروں پر کوئی درخت نہیں ؟
فورٹ واہ نہر بہاولنگر
کھادر نہر بہاولنگر
بہادر واہ نہر بہاولنگر اور کمیر والا نہر عارف والا
(ب) کیا محکمہ مندرجہ بالا نہروں کے کناروں پر فوری شجر کاری خصوصاً شیشم کے درختوں /پودوں کی شجر کاری کر کے ماحول کو آلودگی سے بچانے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مندرجہ ذیل انہار کے دونوں کناروں پر کوئی درخت نہیں۔
فورٹ واہ نہر بہاولنگر فارسٹ ڈویژن میں واقع ہے۔اس کے دونوں کناروں پر 5613 درختان موجود ہیں۔
کھادر نہر بہاولنگر میں نہ ہے بلکہ یہ ضلع پاکپتن اور ضلع وہاڑی میں ہے اس کے دونوں کناروں پر 24810 درختان موجود ہیں۔
بہادر واہ نہر بہاولنگر فارسٹ ڈویژن میں ہے جس کے دونوں کناروں پر 3632 درختان موجود ہیں جبکہ کمیر والا نام کی کوئی نہر نہ ہے۔
(ب) جی ہاں۔ محکمہ جنگلات فورٹ واہ نہر اور کھادر نہر کے دونوں کناروں پر شجر کاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ ماحول بہتر سے بہتر ہو سکے۔اس سلسلہ میں 10-2009 میں میگا پراجیکٹ کے تحت 430 ایونیو میل پر درخت لگائے گئے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*9366: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں محکمہ جنگلات وجنگلی حیات کا کل رقبہ کتنا ہے، کس کس جگہ ہے ؟
(ب) محکمہ ہذا نے سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران اس ضلع میں شجر کاری کے دوران کتنے درخت کس کس جگہ لگائے ؟
(ج) محکمہ ہذا کو ان سالوں کے دوران اس ضلع سے کتنی آمدن کہاں کہاں سے وصول ہوئی ؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) راولپنڈی ضلع میں جنگلات کا کل رقبہ 143693 ایکڑ ہے جو کہ سات تحصیل ہائے مری، راولپنڈی، گوجر خان، ٹیکسلا، کہوٹہ، کلر سیداں اور کوٹلی ستیاں پر مشتمل ہے۔

(ب) راولپنڈی ضلع میں جنگلات نے سال 10-2009 کے دوران 13,34,363 پودے اور سال 11-2010 کے دوران 11,45,956 پودے لگائے۔ یہ پودے ساتھ لف table میں دی گئی جگہوں پر لگائے گئے۔

(ج) محکمہ جنگلات کو ضلع راولپنڈی سے سال 10-2009 کے دوران 6,74,34,661 روپے اور سال 11-2010 کے دوران 10,49,13,374 روپے کی آمدن ہوئی۔ یہ آمدن خشک درختوں کی نیلامی، گھاس کی نیلامی اور غیر قانونی لکڑی کی نقل وحمل سے عوضانہ وصولی سے ہوئی۔

لاہور۔ محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*9369: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کے لاہور میں کتنے دفاتر کس کس جگہ واقع ہیں ان دفاتر کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ب) محکمہ کالاہور کی حدود میں کتنا رقبہ کس کس جگہ واقع ہے؟

(ج) کتنا رقبہ پر فش فارم کہاں کہاں ہیں ان فش فارم کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں ان فش فارمز کی آمدن کے ذرائع بتائیں؟

(د) ہر فش فارم کا رقبہ کتنا ہے کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ہ) مناواں میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبہ پر کون کون سے دفاتر قائم ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ ماہی پروری پنجاب کے لاہور میں کل سات دفاتر ہیں ان دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1	ڈائریکٹر جنرل فشریز، پنجاب	2 سانده روڈ لاہور
-2	ڈائریکٹر فشریز (Ext) پنجاب	2 سانده روڈ لاہور

-3	ڈائریکٹر فشریز(Aqua)پنجاب	2سانده روڈ لاہور
-4	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز پبلسٹی،	2سانده روڈ لاہور
-5	ڈائریکٹر فشریز(H.M)پنجاب	موضع مناواں، جی ٹی روڈ لاہور
-6	ڈائریکٹر فشریز(R&T)پنجاب	موضع مناواں، جی ٹی روڈ لاہور
-7	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز لاہور ڈسٹرکٹ	توحید پارک، گلشن راوی لاہور میں ہے۔

ان تمام دفاتر کے سال10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ماہی پروری پنجاب کی لاہور میں کل اراضی 45ایکڑ7مرلہ178مربع فٹ ہے۔
44ایکڑ4کنال اراضی موضع مناواں ضلع لاہور میں ہے۔
4کنال7مرلے178مربع فٹ اراضی چوبرجی لاہور میں ہے۔

(ج) لاہور میں محکمہ کا کوئی فش فارم نہیں ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) مناواں میں محکمہ ماہی پروری کا کل رقبہ 44ایکڑ4کنال ہے جس میں سے 37ایکڑ رقبہ پر فش سیڈ ہیچری لاہور جبکہ 7ایکڑ4کنال رقبہ پر فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہے۔

ڈی جی، ماہی پروری پنجاب کے تحت فش فارموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9370: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی جی ماہی پروری پنجاب کے تحت صوبہ میں کتنے فش فارم کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان فش فارمز کا رقبہ کتنا ہے، تفصیل فارم وار بتائیں؟

(ج) ان فش فارمز کی سال10۔2009 اور11۔2010 کی آمدن بتائیں نیز آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(د) ان فش فارمز کے ان دو سالوں کے اخراجات سال وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ماہی پروری کو پونگ کی فروخت سے کتنی آمدن ہوئی، یہ پونگ کس کس فارم پر تیار کیا گیا تھا یہ پونگ کس کس قسم کا تھا؟

(و) ان فش فارمز پر سالانہ کتنا پونگ تیار کیا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ ماہی پروری پنجاب کے زیرانتظام صرف ایک فش فارم ضلع میانوالی میں کام کررہا ہے۔ یہ فارم 1990 میں ورلڈ بنک کی امداد سے افغان مہاجرین کے لئے بنایا گیا تھا۔

(ب) اس فارم کا کل رقبہ 6ایکڑ ہے۔

(ج) اس فش فارم کی سال10۔2009 کی آمدن1,92,760روپے اور 11۔2010 کی آمدن 2,60,450روپے تھی۔اس فارم کے ذرائع آمدن مچھلی کی فروخت ہے۔

(د) اس فش فارم کی سال10۔2009 کے اخراجات2,49,285روپے تھے جبکہ سال11۔2010 کے اخراجات2,28,159روپے تھے۔

(ہ) سال 10۔2009 میں محکمہ ماہی پروری کے تحت قائم شدہ پونگ کے پیداواری مراکز سے پونگ کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدن10.493 ملین ہے جبکہ سال 11۔2010 میں پونگ کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدن 11.045 تھی۔ان پیداواری مراکز جن کی تفصیل لف ہے پر رہو، موری، تھیلا، سلور کارپ، گراس کارپ، بگ ہیڈ کارپ، مہاشیر، گلفام، سول اور سنگھاڑی مچھلی کا پونگ تیار کیا گیا۔

(و) پونگ محکمہ کی پیدواری مراکز پر پیدا کیا جاتا ہے جس کی سالانہ تعداد تقریباً6کروڑ50لاکھ ہے۔

صوبہ میں بنائے گئے تجرباتی مچھلی فارمز کی تفصیلات

*9472: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے کن اضلاع میں محکمہ کی طرف سے تجرباتی مچھلی فارم بنائے گئے ہیں؟

(ب) ان تجرباتی مچھلی فارموں نے سال10-2009 میں کتنی مچھلی پیدا کی کتنی فروخت کی اور کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) محکمہ پرائیویٹ مچھلی فارموں کی حوصلہ افزائی کے لئے کون سے پروگرام پر عمل پیرا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ ماہی پروری پنجاب نے صوبہ میں کسی بھی جگہ کوئی تجرباتی مچھلی فارم نہیں بنایا ہے البتہ ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پنجاب لاہور میں چھوٹے تالابوں اور پکے ٹینکوں میں بچہ مچھلی پر ہر سال تجربات کئے جاتے ہیں۔

(ب) ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پنجاب میں چھوٹے تالابوں اور پکے ٹینکوں میں بہت کم تعداد میں بچہ مچھلی پر مچھلی کی خوراک اور بیماریوں وغیرہ کے سلسلے میں تجربات کئے جاتے ہیں جن سے کوئی آمدن نہیں ہوتی۔

(ج) محکمہ ماہی پروری پنجاب پرائیویٹ فش فارمرز کی حوصلہ افزائی کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

1۔ فش فارم کے ڈیزائن ودیگر امور پر توسیعی عملہ کے ذریعے فنی سہولتوں ومشورہ جات کی مفت فراہمی۔
2۔ سرکاری ہیچریوں اور نرسریوں سے قابل افزائش اقسام کے بچہ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر فراہمی۔
3۔ مچھلی کی بیماریوں کی تشخیص وعلاج کی مفت سہولت۔
4۔ مٹی اور پانی کے نمونہ جات کے مفت تجزیے کی سہولت۔
5۔ فش فارمز کو مفت فنی تربیت کی سہولت۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، درختوں کی نیلامی کی تفصیلات

*9607: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2002 سے 2007 دسمبر تک ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے درختوں کی نیلامی ہوئی؟

(ب) یہ نیلامی کس کس تاریخ کو کہاں کہاں اور کس کس کی نگرانی میں ہوئی؟

(ج) ہر دفعہ کتنے درخت فروخت کئے گئے، کہاں کہاں سے فروخت کئے گئے اور کتنی رقم ان کی نیلامی سے وصول ہوئی؟

(د) یہ نیلامی کس کس آفیسر کی نگرانی میں ہوئی؟

(ہ) اس نیلامی میں کن کن پارٹیوں / فرموں / افراد نے حصہ لیا، ان کے نام، پتاجات بتائیں؟

(و) اگر ان درختوں کی نیلامی میں کوئی بے قاعدگی پائی گئی تو تفصیلات بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یکم جنوری 2002 سے دسمبر 2007 تک ضلع منڈی بہاؤالدین میں 32947 درختوں کی نیلامی ہوئی۔

(ب) یہ نیلامی ہر ماہ کی 5اور 26تاریخ کو مقام فاریسٹ کمپلیکس جلیانی گجرات اور ڈفرپلانٹیشن سیل ڈپو میں ہوتی رہی اور یہ نیلام مہتمم جنگلات گجرات فاریسٹ ڈویژن کی زیر نگرانی ہوئی۔

(ج) اس پیرا کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناظم جنگلات لاہور سرکل کی منظور شدہ کمیٹی کے مطابق یہ نیلام مہتمم جنگلات گجرات (بحیثیت چیئر مین) مہتمم جنگلات گوجرانوالہ (بحیثیت کمیٹی ممبر) کی گئی۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان درختوں کی نیلامی میں کسی قسم کی کوئی بے قاعدگی نہ پائی گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال بڑااہم تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1272 چودھری ظہیرالدین خان صاحب کی طرف سے ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم لوگ صبح دس بجے سے پہلے کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جب اجلاس ابھی شروع ہی نہیں ہوا تھا اور ہم اپنے سوالوں کے لئے wait کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ایک ایک سوال پر دس دس ضمنی سوال ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس طرف سے دیکھ لیں کہ سوالات پر ضمنی سوال کہاں سے ہوئے ہیں؟ اب ہمیں توجہ دلاؤنوٹس take up کر لینے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ اجلاس گیارہ بجے شروع ہوا ہے اور ہم دس بجے سے ان سوالوں کے لئے یہاں پر آکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس وقت سے ہم آئے ہیں تو ایک ایک سوال پر دس دس ضمنی سوال ہو رہے ہیں اور جب ہماری باری آئی ہے تو وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم نے اسی لئے دو دو ضمنی سوالوں کی قید رکھی تھی لیکن اِس کو کوئی معزز ممبر follow ہی نہیں کرتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر اس طرح کی relaxation دیتے رہیں گے تو پھر ایوان اسی طرح ہی چلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! کمیٹی میں آپ کی موجودگی میں یہ طے ہو چکا ہے کہ ایک سوال پر پانچ منٹ تک ضمنی سوالات کئے جا سکیں گے اور اس طریقہ کے مطابق تقریباً بارہ سوال take up ہو سکتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ منٹ تک ایک سوال کو محدود رکھنا Chair کا ہی کام ہے جس میں کوئی ممبر کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ دیکھیں کہ ممبران باقاعدہ ضد پر آ جاتے ہیں کہ ہم نے سوالات کرنے ہیں بلکہ بعض اوقات واک آؤٹ پر آ جاتے ہیں کہ ہم واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے تمام ممبران کے ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ جن ممبران کے سوال نہیں ہوتے اُن کا بھی استحقاق ہوتا ہے۔ میں یہاں پر اپنی پارٹی کی طرف سے یہ عرض کروں گا کہ آپ کے سامنے گھڑی اور ہاتھ میں چھڑی ہے لہذا آپ گھڑی اور قانون کی چھڑی کو استعمال کرتے ہوئے پانچ منٹ رکھ لیں تا کہ کم از کم ایک گھنٹے میں بارہ سوالات تو take up ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے پاس پھولوں کی چھڑی ہے مگر دوسری چھڑی نہیں ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے قانون کی چھڑی کہا ہے۔ چونکہ دو مرتبہ ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات ہو چکی ہے اس لئے میں اپنی پارٹی کی طرف سے پانچ منٹ کی بات کرتا ہوں اسی طرح وزیر قانون صاحب بھی اپنی پارٹی کی طرف سے ارشاد فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ اگر ہر سوال کو پانچ منٹ تک محدود کر دیا جائے تو اس سے زیادہ Questions آ سکتے ہیں لیکن جس طرح سے محترم ظہیر الدین صاحب نے اپنی پارٹی کے معزز male اور female ممبران کی عزت کو

ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بات کی ہے۔ دراصل وہ ان کی عزت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے اور آپ کو پتا ہی ہے کہ سب سے زیادہ ضد اور احتجاج کس طرف سے آتا ہے۔ اگر چودھری ظہیر الدین صاحب اپنی طرف سے اس بات کی یقین دہانی کرائیں تو میں پوری طرح سے Chair کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہماری طرف سے قطعی طور پر اس بات پر کوئی protest نہیں ہو گا بلکہ پورا تعاون ہو گا۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ چودھری ظہیر صاحب نے جو کہا ہے میں بھی اس سے متفق ہوں اور رانا صاحب نے بھی جو کہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اگر وقت پانچ منٹ کر دیا جائے تو اس سے آپ کو بھی problem ہو گا اور ہمارے لئے بھی problem ہو گا تو آپ تین ضمنی سوال کر دیں جیسے قومی اسمبلی میں بھی ہے کہ ہر سوال پر تین ضمنی سوال ہوں اور اس کے بعد اگلا سوال آ جائے۔ یہ میری تجویز ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ پہلے ہی فیصلہ ہوا تھا کہ دو ضمنی سوالات سے زیادہ نہیں پوچھے جائیں گے اور سپیکر صاحب نے بھی باقاعدہ یہاں ایوان میں کہا کہ دو سے زیادہ ضمنی سوالات نہیں ہوں گے لیکن معزز ممبر ہمارے لئے بڑے محترم ہیں پھر ہمیں اپنے آپ کو خود confine کرنا ہے اور میرا خیال ہے کہ آج جو بات چودھری صاحب اور رانا صاحب نے کی ہے ---

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بچہ بھی جب چلنا شروع کرتا ہے تو کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی کہنی کے بل گرتا ہے اور کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ یہ precedent بنا لیں کہ تین ضمنی سوالات ہونے ہیں اور اس پر عملدرآمد کرائیں تو میرے خیال میں شروع میں تکلیف ہو گی پھر یہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ تین ضمنی سوالات کی بات ہو جائے یا جس طرح چودھری ظہیر الدین صاحب نے کہا ہے لیکن ہمارے rules میں بنیادی ترمیم کی ضرورت ہے کیونکہ جب یہ rules بنائے گئے تھے تو اس وقت اسمبلی کا سائز اور باقی ساری چیزیں

آج سے بہت مختلف تھیں۔ معاملہ یہ ہے کہ بعض سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کا ماسوائے specific حلقے یعنی فلاں حلقہ میں کتنی سڑکیں ہیں، کتنی گلیاں ہیں اور کتنی بن گئی ہیں؟ کچھ سوالات ہوتے ہیں جن کی پورے پنجاب سے متعلقہ اہمیت ہوتی ہے۔ آپ کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اگر rules میں یہ گنجائش ہو کہ جس سوال میں صرف اپنے حلقے اور اپنے شہر کے متعلق مجھے جو انفارمیشن چاہئے وہ انفارمیشن اور اس کا جواب مجھے براہ راست چلا جائے اور جو سوالات اس اہمیت کے حامل ہوں کہ انہیں ایوان میں discuss ہونا ہو تو انہیں یہاں پر allow کیا جائے تو پھر یہ ہے کہ وہ تمام سوالات جو اہمیت کے حامل ہوں گے ان پر بات ہو سکتی ہے۔ اس بارے میں rules میں amendment کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے تو آپ اسے in operation کریں، وہ کام کرے اور ہمیں ان rules کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق amend کرنا ہوگا۔ ان میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو موجودہ تقاضوں کے مطابق نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ فیصلہ کون کرے گا؟

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! وقت ضائع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وزراء کی طرف سے بڑا irrelevant جواب آتا ہے جس سے ممبران مطمئن نہیں ہوتے اور پھر questions ہوتے ہیں جن سے بے تحاشا وقت ضائع ہوتا ہے۔ سوال کچھ کیا جاتا ہے اور جواب کچھ اور ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: میں business conclude کر لوں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ اس حوالے سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی اگلی میٹنگ میں بات کریں گے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1272 چودھری ظہیر الدین خان صاحب کا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے توجہ دلاؤ نوٹس کا نمبر 1272 ہے۔

لاہور: پانچ کروڑ روپے مالیت کے سونا کی ڈکیتی و دیگر تفصیلات

1272: چودھری ظہیر الدین خان: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بحوالہ روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ 2012-05-11 کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے کریم بلاک میں پانچ ڈاکوؤں نے عدنان جیولرز سے پانچ کروڑ مالیت کا دس کلو سونا لوٹ لیا اور مزاحمت پر دکان مالک عدنان کے بھتیجے سجاد کو گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا؟

(ب) مذکورہ واقعہ پر متعلقہ پولیس نے آج تک جو کارروائی کی اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وقوعہ کی حد تک یہ توجہ دلاؤ نوٹس درست ہے کہ وقوعہ ہوا ہے اور اس پر مقدمہ نمبر 215/12 بجرم 397 ت، پ تھانہ گلشن اقبال درج رجسٹر ہو کر تفتیش عمل میں لائی گئی ہے اور سرکل آفیسر ذاتی طور پر اس تفتیش کو مانیٹر کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں جن لوگوں پر شبہ تھا انہیں پکڑ کر مدعی اور گواہان کے سامنے لایا گیا ہے۔ انہوں نے ایک شخص محمد عمران عرف مانا ولد بشیر احمد پر شبہ واردات ظاہر کیا ہے اور اس آدمی کا previous record بھی ہے جسے interrogate کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ اس واردات کو آئندہ چند دنوں میں work out کر لیا جائے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے کہ اس واردات سے پہلے بھی جیولرز کی دکانوں کو لوٹا گیا۔ کل اور پرسوں تین دنوں کے اندر جیولرز کے ساتھ دو اور وارداتیں لاہور میں ہوئی ہیں۔ لاہور پنجاب کا دل ہے اور پنجاب پاکستان کا دل ہے جہاں پر یہ وارداتیں ہونا بڑی فکر انگیز ہیں۔ کیا حکومت پنجاب جیولرز کو لاہور کے اندر کوئی تحفظ دینے کے لئے میکانزم تیار کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بات پر پہلے بھی فیصلہ ہوا ہے لیکن اس فیصلے پر عمل درآمد بعض جگہوں پر نہیں کیا گیا اور یہ واقعہ بھی اسی کے پیش نظر ہے کہ ایک دکان جس میں دس کلو سونا ہو اور آپ اس کی مالیت کا اندازہ لگائیں کہ کتنے کروڑ روپے کا ہوگا لیکن وہاں پر ایک proper سی سی ٹی وی کیمرے اور proper گارڈز کا انتظام نہ ہونا بھی بعض اوقات ملزمان کو اس بات کی

دعوت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کی واردات کریں۔اس بارے میں جو standards scan کئے گئے ہیں اور جہاں جہاں ان پر عمل نہیں ہو رہا تو حکومت کا ارادہ ہے کہ ایسی تمام جگہوں جن میں بنک اور ایسی مارکیٹیں ہیں جہاں پر بہت بھاری مالیت کی چیزیں موجود ہوتی ہیں جن میں سونے کی دکانیں بھی ہیں تو ان پر ایک standard کو بھی دوبارہ revise کیا جائے اور اس پر پوری طرح سے عملدرآمد کرایا جائے تاکہ proper safeguard ہو اور اس قسم کی وارداتیں نہ ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے لیکن معذرت چاہتا ہوں کہ اس کا جواب نہیں آیا اور میرا ایک suggestive question ہے کیونکہ میں نے administrative mechanism کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔ لاء منسٹر صاحب نے بجا طور پر فرمایا کہ دس یا پندرہ کلو گرام سونا رکھنا بھی ایک inviting ڈکیتی فعل ہوتا ہے۔اس میں کسی کاروباری کو restrain کرتے ہیں تو اسے اپنے مال یا اپنے assets دینے کے لئے حکومت کوئی ایسا locker مہیا کرے تو یہ گورنمنٹ میکانزم میں آئے گا اور یہ سوال اسی لئے میں نے پوچھا تھا۔چونکہ بنک اور جیولرز کے گارڈز باہر کھڑے ہوتے ہیں اور easy prey ہوتا ہے کہ آپ اس گن والے کی گن کو ہاتھ ڈال لیں اور اس کے بعد ہر چیز پر قابو پا لیں۔ساری دنیا میں گارڈ نظر نہیں آتے لہٰذا ان کو ایسی جگہوں پر متعین کیا جائے جہاں سے ڈاکو تو easy prey ہوں لیکن ان ڈاکوؤں کی access گارڈ تک نہ ہو سکے۔یہ میری تجویز ہے اگر اس کو درخور اعتنا سمجھتے ہیں تو لاء منسٹر اس سلسلے میں کچھ فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری صاحب کی تجویز بڑی اچھی ہے اس پر بالکل غور کر کے عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔یہ تحریک جناب اعجاز شفیع کی ہے اور ان کی طرف سے پیغام آیا ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے لہٰذا یہ pending کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ آج تحاریک التوائے کار نہیں ہیں لہذا اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Introduction of Bills, Consideration of Bills and Reconsideration of Bills. Now, Minister for Law to introduce the Women University Multan (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Women University Multan (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Women University Multan (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab

1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Agricultural Universities (Amendment) Bill 2012

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب زرعی یونیورسٹیاں مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I introduce the Punjab Agricultural Universities (Amendment) Bill 2012

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agricultural Universities (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agriculture for report within one month.

Now, the Minister for Law to introduce the University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل

سائنسز لاہور مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the University of Veterinary and Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The University of Veterinary and Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the University of Health Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the University of Health Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The University of Health Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the King Edward Medical University (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The King Edward Medical University (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Technology University Bill 2012.

مسودہ قانون پنجاب ٹیکنالوجی یونیورسٹی مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the Punjab Technology University Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Technology University Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce The Punjab Revenue Authority Bill 2012.

مسودہ قانون پنجاب ریونیو اتھارٹی مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the Punjab Revenue Authority Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Revenue Authority Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Finance for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون(ترمیم)(بندوبست وسپردگی)متروکہ وقف املاک پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the Punjab Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Evacuee Trust Properties (Management and Disposal(Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Housing and Town-Planning Agency (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the Punjab Housing and Town Planning Agency (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Housing and Town Planning Agency (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2012.

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report within one month.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Local Government Bill 2012.

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Local Government Bill 2012.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government Bill has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within one month.

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011, as recommended by the Select Committee, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE -14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is

"That the Parks and Horticulture Authority Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول مصدرہ 2012

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker, I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان ظہر)

کورم کی نشاندہی

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول مصدرہ 2012

(---جاری)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012 be passed."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودات قانون

(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص مصدرہ 2011

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011. Minister for law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "The message of the Governor in respect of the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, is taken into consideration at once Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Law (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Law (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH: EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ oppose کر رہے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جی، میں oppose کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جو oppose کر رہے ہیں آپ نے صرف message کی حد تک confined رہنا ہے۔ .You have to be confined to the message آپ صرف اس حد تک ہی بات کر سکیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جن جن نکات پر گورنر نے اپنے objection notes دیئے ہیں میں ان پر بات کروں گا لیکن اس سے پہلے ایک اور issue پر بات کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ issue یہ ہے کہ ملک کی 65 سالہ تاریخ میں جو بھی عوامی نمائندے ایوان کے اندر آئے ہیں، اس ملک کی تاریخ میں دو مواقع ایسے آئے ہیں جہاں سو فیصد ممبران کی متفقہ رائے کے ساتھ legislation ہوئی ہے۔ ایک طرہ امتیاز 1973 میں ذوالفقار علی بھٹو شہید کو ملا تھا کہ انہوں نے unanimous Constitution pass کیا اور اس کے بعد یہ credit اس موجودہ وفاقی حکومت کو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیسے اس سے تعلق نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: .No please جو legalities ہیں وہ confined to the message of the Governor ہیں۔ .Law is very much clear

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر آپ legislation کرتے وقت اپوزیشن کو اعتماد میں لے لیں تو یہ بل بار بار اسمبلی میں نہ بھیجے جائیں۔ اس کا تعلق کیسے نہیں بنتا؟ تعلق یہ بنتا ہے کہ ہم اپنے مسلم لیگ (ن) کے بھائیوں کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر مرکز میں unanimous legislation ہو سکتی ہے وہ صوبے جو علیحدگی کی بات کرتے ہیں اگر وہ بھی legislation کے وقت unanimously ایک point پر اکٹھے ہو سکتے ہیں، پیپلز پارٹی ایوان کے اندر نمائندگی رکھنے والے ایک ایک فرد کو چاہے اس کا تعلق Muslim community سے ہو، minority سے ہو یا خواتین سے ہو اگر ان کو کسی Bill یا legislation کے لئے unanimously اکٹھا کیا جا سکتا ہے تو میں صوبہ پنجاب کے اربابِ اختیار سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ legislation متنازعہ کیوں کرتے ہیں؟ اسی طرح سے

ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو اس بات کا جائزہ لے کہ جس جس طرح کی legislation کرنی ہے اس سلسلے میں باقی تمام بھائیوں کو بھی اعتماد میں لیا جانا چاہئے۔ اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں ترمیم کے اندر جس طرح سے اپوزیشن کے دوستوں نے تعاون کیا میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں مسلم لیگ (ن) کی لیڈر شپ کو، ان کے ارکان کو اور ووٹرز کو جنہوں نے پیپلز پارٹی کی اس تگ و دو کا ساتھ دیا جو انہوں نے unanimous legislation کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اندر تعاون کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ۔۔۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! ان کو تو تعریف بھی راس نہیں آئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ نولاٹیا صاحب گورنر کی طرح سے اِدھر اُدھر کی ہانکنے کی بجائے to the point بات کریں۔ گورنر صاحب کا اس Bill کو return کرنے کا ایک ہی اعتراض ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ وفاقی قانون ہے صوبائی قانون نہیں ہے۔ میں نولاٹیا صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ:

The Evacuee property and displaced persons laws repeal Act 1975.

کی تنسیخ شدہ جو Concurrent List ہے اٹھارہویں ترمیم کے بعد ختم ہو گئی ہے اور تمام subjects صوبوں کو devolve ہو گئے ہیں۔ اس کا اس میں 36 نمبر پر اندراج تھا۔ اب جو Federal Legislative List بنی ہے اس میں اس کا کہیں اندراج نہیں ہے۔ اگر کہیں پر اس کا اندراج ہے اور گورنر صاحب اس کا ذکر کر دیتے تو ہم اس کو بھی consider کر لیتے۔ اگر کہیں نولاٹیا صاحب کو اس کے اندراج کا پتا ہے تو وہ بھی بتائیں۔ اس کے علاوہ اس میں دوسری باتوں کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ تو ساری باتیں irrelevant ہیں۔ یہ Federal Legislative List منگوا لیں اور بتائیں کہ فلاں جگہ پر اس کا اندراج ہے اور میں اسی وقت یہ بل واپس لے لوں گا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ نے صرف message کی حد تک confined رہنا ہے
Law is very much clear on this point.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کی بات پر نہیں بلکہ message پر focus کریں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر Implementation Commission بنایا گیا تھا تو ایوان کے اندر موجود تمام سیاسی پارٹیوں کو نمائندگی دی گئی تھی کہ اٹھارہویں، انیسویں ترمیم کی صورت میں صوبوں کو جو اختیارات devolve ہوئے ہیں ان پر Implementation Commission فیصلہ کرے گا کہ کون سی منسٹریاں صوبوں کو جائیں گی اور کون سی منسٹریاں صوبوں کو نہیں جائیں گی اور کس کس منسٹری کا کون سا subject مرکز کے پاس رہے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں Implementation Commission کہاں سے آ گیا، یہ تو Federal Legislative List کی بات ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ان کے اندر سننے کا حوصلہ بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ لسٹ لائیں اور بتائیں اس کے اندر کہاں پر اندراج ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اگر تو آپ نے message پر کوئی بات کرنی ہے تو ٹھیک ہے otherwise میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! کیا message میں Implementation Commission کا ذکر نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ 36 نمبر پر وہ بات موجود ہے یا نہیں ہے۔ اب آپ کا اور وزیر قانون کا point of view بھی آ گیا ہے لہذا اب میں نے sense of the House لینی ہے۔ آپ کا point آ گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ میری بات تو سنتے نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔ وہ اپنا جواب دے چکے ہیں۔ میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ ہم نے یہاں پر rules کو follow کرنا ہے اب یہاں پر آپ message of the Governor کی حد تک confined رہ سکتے ہیں۔ اس کے اوپر جو آپ نے point raise کیا اس کا وزیر قانون نے جواب دے دیا۔ اب اس کے بعد sense of the House لینی ہے لیکن اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ نے فرمایا ہے کہ گورنر کے message کے باہر بات نہ کریں بلکہ گورنر کے message کے اندر جو چیز موجود ہے اس پر بات کریں۔ گورنر کے message کا جو پانچواں جز ہے یہ اگر معزز وزیر قانون پڑھ لیں تو اس کے اندر انہوں نے بڑا clearly لکھا ہے کہ Implementation Commission کے تحت فیصلہ ہونا چاہئے کہ کون سے subjects صوبوں کے پاس اور کون سے subjects مرکز کے پاس رہیں گے؟ کوئی بھی منسٹری سو فیصد صوبوں کو devolved نہیں ہوئی۔ میرا سوال یہ ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ ترمیم کی basic spirit کے خلاف جا رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے تحت Federal Concurrent List ختم ہو چکی ہے اور Federal List آئین کا حصہ بن چکی ہے۔ اب یہ اور بات کر رہے ہیں، Implementation کا اس سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any Clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Evacuee property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."
>
> The motion moved and the question is
>
> "That the Evacuee property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز مصدرہ 2011

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal)

Bill 2011, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Settlement Commissioners (Validation of Order) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Settlement Commissioners (Validation of Order) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کے لئے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سننے کا حوصلہ دے۔ ویسے یہ سمجھنے کی عمر سے تو بڑے ہو گئے ہیں توقع تو نہیں ہے لیکن پھر بھی میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کوئی سمجھداری دے اور میں یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سننے کا حوصلہ دے۔ گورنر کا message جو ہے اس کا 5 point ہے جس کا پہلی legislation کے اندر سنا

جانا ضروری تھا مگر آپ نے نہیں سنا لیکن میں گورنر کا message آپ کو بتا دوں، Chair کا روّیہ بھی پریس کو پتا چل جائے اور معزز لاء منسٹر کی سننے کی جو ہمت اور حوصلہ ہے اس کا بھی پتا چل جائے۔ یہ message No. 5 کا حصہ ہے کہ:

Under 18th Amendment Article. 270(aa) was promulgated and as per sub-Clauses 4 and 9 for purpose of devaluation process under Clause 8 the Federal Government shall constitute an Implementation Commission. Accordingly Implementation Commission was constituted headed by Senator Raza Rabbani.

مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اس Implementation Commission پر بات کروں اور honourable Chair یہ کہے کہ یہ relevant نہیں ہے یا معزز لاء منسٹر یہ کہیں کہ یہ relevant نہیں ہے۔ اصل تنازع صوبوں اور مرکز کا یہ ہے کہ چند subjects ایسے ہیں جن پر صوبے یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر ہمارا حق ہے ہم قانون سازی کریں گے اور ان پر مرکز کا اعتراض یہ ہے کہ یہ مرکز کا اختیار ہے اور مرکز ہی اس پر قانون سازی کرے گا۔ Implementation Commission اس لئے بنایا گیا کہ پارلیمنٹ کے اندر موجود وہ تمام سیاسی پارٹیاں جن کو عوام نے نمائندگی دی ہے ان کا ایک ایک نمائندہ اس کمیشن میں بیٹھے اور وہ فیصلے کریں کہ کون کون سی منسٹری صوبوں کو جائے گی اور کون کون سی منسٹری صوبوں کو نہیں جائے گی یا کس منسٹری کا کون سا subject صوبوں کو جائے گا اور کس منسٹری کا کون سا subject صوبوں کو نہیں جائے گا۔ سینیٹر رضا ربانی کی صدارت میں Implementation Commission بنا اس کے اندر معزز لاء منسٹر کی پارٹی کے نمائندے بھی موجود تھے ۔ اگر تو Implementation Commission نے specific ان دو subjects کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ صوبوں کے پاس رہیں گے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمارے معزز وزیر قانون ضرور اس پر قانون سازی کریں۔ اگر یہ تنازع کھڑا ہو جائے تو اس تنازع کو حل کرنے کے لئے صوبائی اسمبلی according to the Constitution proper forum نہ ہے بلکہ Implementation Commission proper forum ہے۔ اب معزز وزیر قانون جو بات کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ after the devaluation of concurrent list دو Federal Legislative Lists دی جا چکی ہیں ایک Federal Legislative List No.1 اور ایک Federal Legislative

List No. 2وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ان دو لسٹوں کے اندر یہsubjectمرکز کے پاس ہے تو ٹھیک ہے اگر مرکز کے پاس نہیں ہے توrest of all legislation would go to the Provincesاب ان کی یہ رائے ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون یہ بتائیں کہ اگر اس قانون سازی کی بنیاد پر سندھ نے قانون سازی کر لی ہے تو آپ بھی کر لیں، اگر بلوچستان نے کی ہے تو آپ بھی کر لیں اور KPTنے کی ہے تو آپ بھی کر لیں لیکن قانون سازی کا یہ عجیب و غریب مذاق ہے کہ پاکستان کے تمامFederative Units تمام صوبوں میں سے کسی کو ان اختیارات کے بارے میں کوئی جلدی نہیں ہے اور یقین کریں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کو بھی نہیں ہے۔ یہ صرف ایک دن کا خواب ہے جو رانا ثناء اللہ دیکھتا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:This is okبہت شکریہ۔messageکی حد تکconfine رکھیں otherwise 203 is very clearہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آٹھ نکات ہیں اور میں نے تو ابھی تک صرف ایک پر بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جوEvacuee Propertyہے یہ پیپلز پارٹی مال مفت سمجھ کر ہڑپ کر رہی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر لوٹ مار کر رہی ہے اس لئے انہیں بڑی تکلیف ہے اور اس تکلیف کا کوئی ازالہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جہاں جہاں سے انہیں لوٹ مار کے لئے مال میسر ہو وہاں پر یہ ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہوتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جوImplementation Commissionکا فرمایا ہے انہوں نےaa 270کا سب آرٹیکل 9 پڑھا ہے لیکن انہوں نے سب آرٹیکل 8 نہیں پڑھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گورنر صاحب نے جوmessageدیئے ہیں میں ان تک ہی محدود رہوں گا مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر اور نولاٹیا صاحب ایک منٹ ذرا مجھے بات کر لینے دیں۔It has to be
This thing has to be نولاٹیا صاحب! میری بات سن لیں decided by the Chair
message آپ نے جتنی بات کی ہے جو decided by the Chair under Rule 203
of the Governor تھے جہاں پر آپ کی irrelevancy سامنے آئی ہے میں نے آپ کو روک دیا۔
بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گورنر صاحب کے نو messages تھے میں نے صرف ایک پر بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کریں اور آپ تشریف رکھیں۔basic issue ہی وہ ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: آپ نے پڑھا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پڑھ کر ہی بیٹھا ہوا ہوں۔ تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ میرا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو حق تھا آپ نے استعمال کر لیا ہے اب جو میرا حق ہے میں نے وہ استعمال کر لیا۔ اب مہربانی کریں۔ نولاٹیا صاحب! پلیز decorum کا خیال رکھیں اور تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: اگر آپ نے مجھے گورنر کے message پر بات نہیں کرنے دینی تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House, order in the House ندیم کامران صاحب! ذرا جا کر نولاٹیا صاحب کو واپس لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نولاٹیا صاحب کی جو تکلیف ہے اور ان کا جو problem ہے وہ بالکل سمجھ میں آنے والا ہے کیونکہ یہ Evacuee Trust Property پر جس قسم کی لوٹ مار پچھلے چار ساڑھے چار سال میں ہوئی ہے اس کا سب کو پتا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ کم از کم

وقت رہ جائے اور اس میں ہماری لوٹ مار پر کوئی ہاتھ نہ ڈالا جاسکے۔انہوں نے جو آرٹیکل 270 aa کا سب آرٹیکل 9 پڑھا ہے کہ:

> For the purpose of devolution process under Clause 8 the Federal Government shall constitute an Implementation Commission.

لیکن انہوں نے اس کا سب آرٹیکل 8 نہیں پڑھا کہ:

> On the omission of the Concurrent List the process of devolution of the matters mentioned in the said list to the Provinces shall be completed by the 30th day of June 2011.

یعنی یہ عرصہ گزرے بھی تقریباً آٹھ ماہ ہوگئے ہیں۔یہ پہلے Concurrent List میں تھا لیکن اب اس کا Federal List میں وجود نہیں ہے لہذا صوبائی اسمبلی اس قانون کو amend کرسکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Evacuee پر بات کرتے رہے ہیں لیکن یہ وقت settlement کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نمبر 36 ہی ہے یعنی یہ بھی متروکہ املاک کی بابت اور اسی سے متعلقہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any Clause of the Bill. Minister for law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is

"That the Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ملک ندیم کامران صاحب نے مجھے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں، ابھی آپ کو اس Bill پر بات کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ ملک ندیم کامران صاحب مجھ سے بالا بالا ہی آپ سے وعدہ کر آئے ہیں۔ بہر حال آپ کو موقع دیتے ہیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan) Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH: EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے ایک rule طے کیا ہے کہ گورنر کے message کے علاوہ کوئی بات نہیں کی جائے گی۔ اب گورنر کے message پر مشتمل یہ بارہ points

ہیں۔اس Bill پر گورنر صاحب نے بارہ اعتراضات لگائے ہیں۔اگر آپ نے مجھے ان بارہ points پر بات کرنے کا موقع دینا ہے تو پھر میں ضرور بات کرتا ہوں۔آپ مجھے یا وزیر قانون میں سے ایک کو راضی کر لیں۔آپ کوشش کرتے ہیں کہ دونوں راضی ہو جائیں۔آپ وزیر قانون کو راضی کر لیں یا پھر مجھے ان بارہ points پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔پچھلے Bill پر نو اعتراضات تھے۔آپ نے خود طے کیا ہے کہ گورنر صاحب کے message سے باہر بات نہیں کی جائے گی اس لئے میں آپ کی ہدایت کو follow کرتے ہوئے گورنر صاحب کے message کے اندر رہتے ہوئے ہی بات کروں گا۔

جناب سپیکر!وزیر قانون کے خلاف پچھلے ایک سال سے تحریک استحقاق pending چلی آ رہی ہے اور اس کی میٹنگ نہیں ہو رہی۔اس تحریک استحقاق کو take up کیا جائے اور انہیں اخلاقی طور پر استعفیٰ دے دینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب!اب یہ گورنر کا message تو نہیں ہے۔آپ اپنے آپ کو گورنر کے message تک محدود رکھیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر![***********]

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!گورنر کا message یہ ہے کہ:

(i) According to "The Punjab Public Defender Service Act, 2007 (Repeal) Bill, 2011, it has been proposed to repeal" the Punjab Public Defender Service Act, 2007 (XIV of 2007). The Preamble of the existing law "The Punjab Public Defender Service Act, 2007" dwelling upon statement of objects and reasons behind the legislative instrument having the sanctity of collective wisdom of the Provincial Legislature envisages as under."

جناب سپیکر!اس پورے Bill کے اندر جو ایک main stress والا focused portion ہے میں اس پر بات کروں گا۔یہ Bill پچھلی حکومت نے پاس کیا تھا۔کچھ لوگ habitual litigants

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہوتے ہیں جو کہ بے گناہ لوگوں کو مقدمات میں پھنسا دیتے ہیں اور پھر بلیک میل کر کے ان سے پیسے لیتے ہیں۔ اگر کوئی بے گناہ غریب آدمی اس طرح کی wrong litigation کے اندر پھنس جائے تو حکومت اس کی مفت امداد کرے گی اور اس مقصد کے لئے حکومت تمام اضلاع کے اندر وکلاء کو بھرتی کرے گی اور ان کے ذریعے سے غریب لوگوں کی امداد کی جائے گی۔ اب چونکہ مسلم لیگ (ن) کی قسمت میں غریبوں کی ہمدردی فطرت سے نہیں لکھی گئی اور ان غریب لوگوں کی ذمہ داری پیپلز پارٹی کے ناتواں کندھوں پر ہے اس لئے اس Bill کو repeal کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں یا گورنر کا پیغام سنا رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اپنا پیغام میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کو دینا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے ایک ایسے فرد کو وزیر قانون بنایا ہوا ہے جو اس ایوان کا ملزم ہے۔ اس نے اس ایوان کو degrade کیا ہے۔ میری تحریک استحقاق ابھی pending ہے۔ میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ ایسے ملزم وزیر قانون کو ہٹا کر کسی دوسرے آدمی کو وزیر قانون بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں Article-4 and 25 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan کے حوالے سے بات کروں گا۔ آرٹیکل-4 کے اندر ہر پاکستانی شہری کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اس کو پاکستان کے اندر free trial کے لئے سہولتیں میسر کی جائیں اور جو غریب لوگ عدالت کے اندر اپنی غربت اور مسائل کی وجہ سے cases کو face نہیں کر سکتے ایسے لوگوں کے لئے حکومت انتظام کرے گی۔ دوسرا آرٹیکل-25 یہ ہے کہ پاکستان کے تمام شہریوں کو equal rights دیئے جائیں۔ میں ایک آخری بات کا حوالہ دے کر اجازت چاہوں گا کہ Procedural Criminal Law کے اندر بھی ایک شق موجود ہے کہ جو سرکاری وکیل ہوں گے وہ ان کی پیروی کریں گے۔ حکومت نے ان سرکاری وکیلوں کے علاوہ ایک نئے متوازی نظام کے لئے کوشش کی تھی لیکن چونکہ اس کا تعلق غریبوں اور بے گناہوں کی امداد سے ہے یا ایسے لوگوں کی امداد سے ہے جو معاشرے کے اندر بڑی غربت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر یہ چیز مسلم لیگ (ن) کے manifesto میں شامل ہے تو پھر بھی رانا ثناء اللہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے کہ غریبوں کی امداد ہو۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک گورنر کے message کا تعلق ہے تو اس کو میرے بھائی نولاٹیا صاحب نے touch ہی نہیں کیا البتہ انہوں نے مجھے ملزم وزیر ضرور کہا

ہے۔یہ مجھے تو ملزم وزیر قانون کہتے ہیں اور خود سزا یافتہ وزیر اعظم رکھتے ہیں۔میں تو صرف یہی کہوں گا کہ "شرم تم کو مگر نہیں آتی" بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal)Bill 2011,as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any Clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Public Defender Service Act 2007 (Repeal) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 8-جون2012 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔